هٰذا بیانٌ للناس وهدًى وموعظة للمتقين

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا ؛ من ہدل او را غلامم او بود خواجہ مرا

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ

موسوم بہ اسم تاریخی

عز الآخرة

۱۳[illegible]

از تصنیف شریف و تالیف لطیف جناب حقائق آگاہ معارف دستگاہ عارف باخبر و باتمیز حضرت مولوی محمد عبد العزیز صاحب القادری

و تحشیہ بابصیرت دار الطبع سرکار عالی سابق مددگار معتمد کونسل تجارت رکن سلطانی بہ حسن سعی فراوان و تصحیح یکران فرزندان حضرت مصنف

محمد عبد الرحمٰن منشی دار الانشا دفتر کمیسری سرکار عالی و احمد عبد اللہ کار آموز محکمہ معتمدی سرکار عالی صیغہ عدالت کوتوالی

قاسمی پریس حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

طبع اول ۱۰۰۰ جلد

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زلائقِ حمد و نعت اولیٰ ہست بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می توان کردن درودے می توان گفتن

اسعدکما اللہ تعالیٰ فی الدارین ایها الولدان

محمد عبد الرحمن سلمہ المنان ۔ و احمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے معلوم کریں کہ تمھارے

دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم ۔

خوش حال ۔ فارغ البال نہایت سر برآوردہ قبیلہ پرور ۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیرچشمی سے امیرانہ عمر گذاری - اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
مدبرانہ زندگی بسر کی - باوصف کثرتِ تعلقات دنیا کے للّٰہی او رخیراتی
کاموں میں بے دریغ روپیہ خرچ کیا - جو مثلِ روز روشن نمایاں و آشکار ہے
چنانچہ گلشن آباد مضافِ میسور میں آپکی بنائی ہوئی مسجد دینداری کا مشہور
و معروف نمونہ ابتک آپکا موجود ہے - دنیا میں ہزارہا روپیہ خیرات و مبرات
میں صرف کر کے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لیگئے - ملک التجار تھے - آپکی
تجارت میں بڑا فروغ رہا - سیلم - کوڑیال - ارکاٹ - ترچنا پلی - کڑپا -
کرنول وغیرہ میں جابجا آپکی کوٹھیاں تھیں - صدہا نوکر تھے - محمد نگر - علی آباد -
بی بی نگر - کریم پیٹھ وغیرہ متعدد مقطعہ جات - و باغات - و مکانِ عالیشان
گھوڑے گاڑیاں - باقی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا - کمتر مقدمات
عدالت سرکاری میں جاتے ہونگے - اکثر نزاعاتِ باہمی کو آپسمیں تصفیہ

فرمایا کرتے۔ آپ مصلح - و ہمدرد قوم تھے۔ راجہ میسور نے ہر چند
آپکو قبولِ ملازمت پنجصدی پر اصرار بسیار کیا لیکن آپنے اوسکو اپنی
کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نکیا۔ راجہ صاحب نے باستماعِ
خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت و دوشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو
کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا۔ اولاً آپسے ملتا بعدہٗ جائزہ خدمت لیتا۔
مثلِ پیر عبدالرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکا
دربار میں کافی قدر و منزلت تھی۔ اسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اوسکے
باپ نے تمھارے پڑدادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادۃً
قبضہ کر دیا تھا تمھارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت
میں احمد نگر گڈریال ملکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی آپکو سلطانِ شہید سے
مخصوص تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

و تاراجی قلعہ سرینگ پٹن - بہ تبدیل لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا - اور بعد
تسلط کے ہر چند انگریزون نے چاہا کہ مثل اعزا سلطانی ایک ہزار روپیہ پنشن
نسلاً بعد نسل آپکے نام جاری کرکے شریک دربار انگریزی کریں - مگر آپنے
قطعی انکار کیا - آپ نہایت متقی تھے - اسکی تفصیل بسط و تطویل چاہتی ہے
اِس مختصر مین گنجائش نہین - اسکا داخلہ تواریخ مین موجود ہے - ع
در گدائی ذکر شاہی خوب نیست ؎ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ

ہمنے یہہ مانا کہ جب گلشن مین ہو فصل خزان ؎ بے محل ہی چھیڑنا وان عہد گل کی داستان
گو یقین ہے رفتہ رفتہ یاد ایام سلف ؎ دل سے چھوڑیگی مٹا کر گردش دور زمان
ہین یہہ باتین بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ؎ بھول جا رات کا سب صبح ہوتے ہی سمان
بزم کو برہم ہو مدت نہین گذری بہت ؎ اُٹھ رہا ہی گل سے شمع بزم کے ابتک دھوان

بعد انتقال حضرت والد مرحوم و مغفور صغر سنی مین گردش زمانہ نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدۂ حیدرآباد دکن تک پھونچایا۔ ؎

دو چیز آدمی را کشد زور زور ٭ یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن مین ڈلوایا۔ اگرچہ اوسکا

آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی مین ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج

ترقی پاتا گیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرارِ بے شمار پر

نمایش گاہِ لندن مین اپنا دستکاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت

اطلس پر حریری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و دوخت

مین تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوایا۔ وہ وہان نہایت

پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تھا۔ اوسکے صلہ صنعت

مین سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹیفکیٹ بواسطہ صاحب رزیڈنٹ

و بذریعہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۱۲۱۸ مورخہ ۲ امرداد سنہ ۱۲۹۹ ف

فقیر کو وصول ہوا۔ چونکہ میڈل پر ایڈورڈ ہفتم کی۔ اور سرٹیفکیٹ
پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے۔ فقیر تصاویر
رکھنا پسند نہیں کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا۔ بعض احباب
خلافِ مصلحت جانکر مانع ہوئے۔ ۵

ملک آتے نہیں جس گھر مین مورت ہو تو صد حسرت ہے
کہ خود ہم قصرِ دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین ہے

سرکار عالی نے بذریعۂ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی سنہ ۱۲۹۹ ف
فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹپہ کی ترقی منظور فرمائی
چونکہ فقیر کے ذمہ رکنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خانِ عثمانی فرمان روائے
ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۂ اعانۂ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۱۳۲۱ھ ہجری میں سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفیٰ نوری پادشاہ عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھوں نے یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامۂ مذکورہ سرِ تسلیم خم و دستِ ادب بہم کرکے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت تعظیم و تکریم و بیحد اخلاق سے مُلاقات کی۔ اور بعد گفت و شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہمکو فقر سے فخر تھا۔ بعذر ہمرکابی پیرِ جوان سید السادات ولی عہد سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا جبکہ اُسنے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت و بے سروسامانی معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبرگیری کے لئے متعین کردئے گئے تھے۔ باوصف
ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی
والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھکر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال
نہین کیا گیا۔ پیر سید عبدالرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف
وسجادہ درگاہِ سلطان الاولیا سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا
آپ بڑے پیر کی اولاد مین ہین۔ نہایت ذی علم با مروت خلیق خوشحال
ہین۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیامِ بغداد تک پیر و مرشد کو
مع ہمراہین شام کے خاصہ مین مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی
مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرتِ معلومات سے
نہایت خوش ہو کر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد مین اور بھی ہین
پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ مین ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہون - حیدرآباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ کافی شریف
مین جبکہ پیرو مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے - مبادا
منبر سے پیرو مرشد اوتر نجائین - اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
سلطان کے نزدیک آپکی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد مین
مقرر ہوتا ہے - آپکا فرمان بردار رہتا ہے - آپکے صاحبزادگان
بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی - و مولانا سید پیر محی الدین
صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے -
آپ ہر دو اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ کے مصداق ہین جب آپسے ملاقات
کا اتفاق ہوتا - چای و قہوہ سے سرفراز فرماتے - مولانا و بالفضل اولانا
پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
حاصل ہے - آپ حضرت پیر سید مصطفے صاحب قدس سرہ کے یادگار

فرزند ارجمند ہین۔ آپ خلقِ مجسم رحم دل نہایت متین سیر چشم ہین
علوم عربی و فارسی ترکی پشتو کے علاوہ اُردو مین بھی دستگاہ کافی
رکھتے ہین۔ آپ بڑے مہمان نواز ہین۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع
خدام دعوتین کین قطع نظر اسکے بطور خاص فقیر کی دعوت پر تکلف
فرمائی انواع واقسام کی نعمتون کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہ بہشتی
بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرفِ زرِ کثیر
فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کفش اُن کی بیش قیمت صدف کے
کام سے مرصع عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ سلطانِ اسلام بول کی والدہ
ماجدہ نے آپکے محل مین بطور نذر گذرانی تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصرار
بخشیدہ عنایت فرمائی۔ اکثر شائقین پیرِ دستگیر درماندگان کے اولاد
عطیہ کو تبرکاً بہ تمنا سے تمام آتے اور دیکھے جاتے ہین۔ غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤبھگت کی۔ افسر پولیس کو کربلاے معلی تک
ہمراہ کردیا۔ مُدیر جمروق یہہ ترکی لفظ ہے یعنی کمشنر کروڑگیری
قسطنطینہ مین ڈاکٹر اور جو افسر ترک۔ نامۂ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتمِ
سلیمانی اُسکی عظمت سے سرنگون ہوجاتا اِسمین شک نہین کہ ترکون کو
سلطان سے خاص محبت وابستہ ہے مثل پروانہ فدا ہین شکر خالق المنان
اُریہترتا جوان پردیس مین بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر چند کہ
بہت مُلکون کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب وہوا۔ وارزانی کہین
کی نہین پائی۔ فقیر کے ایک معزز دوست باخدا اکرم فرما۔ مدار المہام صاحب حال
حیدرآباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے چونکہ بالطبع
انسان حریص جاہ ہوتا ہے۔ سُنتے سُنتے ایک روز بعد اطلاع کے
فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوی نہایت اخلاق سے ملے

خدایتعالی انھین نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھین کھلین۔ بوقتِ رخصت فقیر کو دوبارہ آنیکے لئے کہا۔ فقیر نے استخارہ سے بدیہی جواب دیا کہ معاف فرمائے خدایتعالی پھر نہ لائے یہہ اخیر ملاقات ہے وغیرہ ذٰلک ع گردن بے طمع بلند بود۔ ۵

این سعادت بزورِ بازو نیست ؎ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر یہہ ملاقات افسر بالا دست کو جنکی ماتحتی مین فقیر کارگزار تھا ناگوار گذری۔ درپئے بیخکنی ہوے۔ خلاف قاعدہ فینانس و حکم گیابنٹ کونسل و معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔ فقیر بورڈ مین جانے کے لئے طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے بعد تشخیص وہان سے جواب آیا کہ انکے قویٰ اچھے ہین۔ نوکری سرکاری

کی قابلیت انمیں موجود ہے۔ اور محکمۂ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بوجہ خزانۂ شاہی پر وظیفہ کا
بار نڈالا جاے وغیرہ۔ اسپر سکوت نکرکے اپنے ہمرنگ کو جمانیکے لئے
اسقدر ناقابلِ برداشت سختیاں کین۔ اور وہ وہ مصیبتیں جھیلنی پڑین کہ
الاماں ؎ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج ٭ احتیاج است احتیاج است احتیاج
جبکہ بے لطفی روزافزون ہوتی چلی ع حق خدمت جو نہ سمجھے اُسکی خدمت ہے عبث
اکثر ضروریات کو نظرانداز کیا۔ اور تھوڑے پر دل کو رضامند بہ تکمیل
مدتِ ملازمت و حصولِ نصف وظیفہ حسن خدمت بہ تقاضا دوش فشار
گرانباری سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ صدہا کی خوشامد و ہزارہا انکارات
سے نجات ملی۔ اَلْخَیْرُ فِیْمَا وَقَعَ۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشامد
احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیۂ زندگی بسر کرتا ہوں طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ - اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک روپیہ
بے منتِ مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا - دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد - ورعیت کو
تقویٰ عطا کرے - جیسی گذری اچھی گذری ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما
خوش کردی ۔ دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا تماشا
ختم ہو لیا - ؎ آخر ہے عمر دوستو اور دل بھی سیر ہے ۔ پیمانہ بھر گیا ہے
چھلکنے کی دیر ہے ۔ بقول شخصے ہمکو دوسری منزل درپیش ہے ؎

تمہیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے ۔

نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے ۔

اب لکھو اے - وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَلًا
یہہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم اُسکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز رہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو نعیم مقیم اور وہان کی یکجائی کا ذریعہ مقصود ہے ورنہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی ایک فریق جنت مین۔ اور دوسرا دوزخ مین ہے پس تم خوب غور سے سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیۂ کریمہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اپنے خدا برحق و قادر مطلق سے انھین دو باتون کا خواہان و جویان رہتا ہے کہ (۱) دنیا مین باعزت و تندرست رہون اور سب ضرورتین ہر وقت پوری ہوتی رہین (۲) آخرت کی نعمتون سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الٰہی سے محفوظ رہون۔ انھین مقاصد کے پورا کرنیکے لئے دنیا بھر کی تکالیف اور ہر قسم کی آفتون کو اپنے سر پر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام مین کامیاب ہو جانا بندہ کا اختیاری فعل نہین ہے البتہ بندہ کا کام
بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدائے پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا
نیکی کی نیکی ملیگی عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مرنا ضرور ہے۔ پیار کرو
جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو۔ جیسا کرو گے
ویسا ہی بدلا پاوگے۔ ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو + مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءُنِ الْحُسْنٰى
یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اوسکو نیک بدلہ ملیگا۔
اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
ساتھ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کامون کو
بجا لاوے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا مین بھی بامراد رہیگا۔
اور آخرت مین بھی شاد۔ و شادمان ہوگا۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کہلایگا

جسطرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا
فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی
اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کرلیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے
روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا تعالی نے
عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت
تندرستی و صحت ہے یا ایمان جس سے ہمکو خدا تعالی نے سرفراز فرمایا ہے
اور سمجھوا سے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ مثل چوپایوں کے
یا اون سے بھی بدتر ہمکو نہیں پیدا کیا۔

اے خدا قربان احسانت شوم　　این چہ احسانست قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالی کے احسانات کو پہچانیگا اوسکا شکر ادا کریگا
شکر کی جزا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالی کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ یعنی تم میرا
شکر کروگے تو مین تمکو اور نعمتیں عطا کرونگا۔ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ
لَشَدِیْدٌ۔ اور اگر تم کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہے

ع شکر نعمت ہاے تو چندان کہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ

ہزار بار بشویم دہان بعطر و گلاب ✽ ہنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است

جب بندہ خدا تعالی کے نعمتون کو پہچانیگا اور اوسکا شکریہ ادا کریگا تو
رفتہ رفتہ درجات عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم تک
پہونچیگا۔ اور اوسکا بندہ خاص باوفا۔ اہل صفا قرار پائیگا۔ مَنْ کَانَ
لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ پس اوس بندہ کی غرض صرف مقصود روحی یعنی

رضا جوئی مالک حقیقی باقی رہجاتی ہے۔ جو کوئی اوسکے پورا کرنے مین جوع ہوگیا اوسکا بیڑا پار ہے۔ پس ہمکو چاہیئے کہ اول ایمان کی درستی کرو جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ لَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مُوْمِناً حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَمَالِہٖ۔ یعنی کوئی شخص جب تک مومن نہین ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچون سے زیادہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہو اور وہ جب پورا مومن ہوگیا تو ضرور اوسکو خدا تعالٰی کی محبت بھی ہوگی اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالٰی کے ملنے کا راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی کہدو اے نبی اگر تم اللہ تعالٰی کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالے

تمھین محبوب رکھیگا- پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہونا
اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بنّا- جو شخص خدا یتعالیٰ سے
ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہین- جو کوئی خالق سے
نہین ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے-

شعر

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت ؛ چون ازو گشتی ہمہ چیز تو گشت
ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ؛ ترسد ازوے جن و انس و ہر کہ دید
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ؛ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
از خدا بترس پادشاہی کن ؛ از خدا مترس ہرچہ خواہی کن

کلام الٰہی تعالیٰ شانہٗ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے
سب سے زیادہ اِنھین چار امور پر تاکید اکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ
کو ہمیشہ یاد کرو اور اوس سے ڈرو- اوسکا شریک نہ ٹھیراؤ-

نماز پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کی تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتین شرعی
مخلوق کو مرغوب ہین وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہین۔ خلوص کو
اپنا رہبر بنانا۔ اور پاسِ انفاس کے عامل رہنا۔ ذکرِ علمی سے غافل رہنا
غافل از احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ شاید ہمین نفس نفسِ واپسین بود
خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہہ بڑا گرُ عبادت
کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جسطرح حاکم مجازی کے
روبرو جاتے وقت لباس خوش اور حالت درست۔ ہوش سنبھالکر
ہمہ تن گوش ہوکر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
مین بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلاف ادب
جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکومت

دائمی و بے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی و نہ نظرثانی
اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینامہ
پس ایسے حاکمِ مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل مین خطرہ تک
نہین آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
نہین۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
تاہم وہ رحیم و کریم۔ و غریب نواز بھی ایسا ہی کہ ذری سی عاجزی۔ معذرت پر
عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترحم
اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بداعمالی کے لحاظ سے
ہمکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم حبس دوام۔ بعبور دریاے شور۔ یا پھانسی کے
سزاوار ہین ہان اگر وہ جان بخشی فرمائے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہمپر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
قصوروات پر نادم اور اوسکے فضل و کرم کے خواہان۔ وجویان رہیں

اے خدا از فضل تو حاجت روا ❊ با تو یاد ہیچکس نبود روا

غیب سے یہہ ندا ہوتی ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ❊ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست ❊ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اوسکے خالق ہونیکی۔ آسمان۔ و زمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و تمام
ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہیں
کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوئی ہمارا مالک و ربنانے و قائم رکھنے والا
نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ اکے صفات سے اسطرح قابل رہنا کہ اوسکے

صفات کاملہ سے ہمین برائے نام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئی ہین تمھاری تو یہ ہی ترقی سے قوت بصارت کی یہہ کیفیت ہے کہ پلک اوٹھاتے ہی تمام فضا حتی آسمان کی سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی چیونٹی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا مین نہین دیکھ سکتا لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ جبکہ تم از روے قیافہ ہر شخص کی اندرونی بھلی بُری حالت کو تمیز کر لے سکتے ہو تو کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہین ہو سکتا کہ تمھارے دلون کی بات جان سکے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ

جملہ ذراتِ زمین و آسمان لشکرِ حق اند گاہِ امتحان
اژدہان لقمہ نشد سوے کلو گرنا آنکہ لقمہ را حق کا دخلو

وہی پاک ذات محیی و ممیت ہے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ کرنا تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہین ہے مارنے جلانے کی کُنجی اُسکے ید قدرت کے باہر نہین ہو سکتی یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہو گئے تو جب بعض صفات الٰہی سے باخبر ہو گے
یہاں تک کہ جو چیز تمھارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لو گے
اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتے نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمھارے
علم وعمل کیلئے قید قلم کرتا ہوں (۱) ہوش دردم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہے (۲) نظر بر قدم
اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نہ ڈالے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے
روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگوں کی
باتیں سننا بھی اسی میں داخل ہے (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات
ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت در انجمن یعنے دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنے کا
ملکہ بہم پہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت
جب دل ذاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔
قیامت کا اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح ساری سوکھی زمین بغیر تخم ریزی کے بارش ہونے سے سرسبز وشاداب

ہو جاتا ہے۔ کیا اوس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تمکو ابتدا مین صرف
ایک حکم کن سے۔ کتم عدم سے۔ حیز وجود مین لایا ہے۔ ایک آواز
صور مین تمکو دوبارہ قبور سے اوٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھہ دشوار
گذار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا خاکہ تمھارے سامنے کر دینا او
تمھارے اعضا سے۔ تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہی؟ ہرگز نہین

اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند ٭ عالمے را در دمے ویران کند
باز از احکام جبروتی خویش ٭ جملہ را موجود و یکسان میکند

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ

ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔
اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہورِ حشر۔ قابل اعتبار نہین۔ نہ
عقلمندون کے نزدیک تصدیق اوسکی بپایہ ثبوت کو پھونچی۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا جائے عیش و عشرت و خوشی کا مقام ہے
کھاؤ پیو۔ فکر بے سود عقبیٰ سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
میں راسخ الاعتقاد ہوں۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ
اعمال مردم بر روز حساب صحیح و لازمی امر ہے۔ میں خدا و رسول خدا
کے حکم پر عمل کرتا ہوں۔ و لو بفرض محال تیرے خیال کے موافق قیامت
کا کوئی اثر نہ ہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہیں
رکھتا ہوں۔ مخطی و عاصی ہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
جسطرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
تو نے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماخوذ و ملحد ہوا۔
مجھے خیال امور دوامی عقبیٰ کا ہے معاملہ دو روزہ دنیا کا اعتبار نہیں ہے
افسوس ہے کہ اسوقت بھی بعضوں کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد عذاب

اسکو ہوتا ہے قطرہ جاکر دریا مین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس ایسی گفتگو سے بھی پرہیز کیا کرو

کہ جس سے صریح قرآن حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہین رہتا۔ معراج جسمی آنحضرت

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگاکر

آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی

لطیف تر تھا۔ ب ہ صاحب عرش بلائے جسے نعلین سمیت تو کون کہتا ہے او

پاؤن سے نعلین اوتار۔ تو تقدیر کے اسطرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کسیکے نہین ٹلتی

ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہین چلتی۔ اور یقین جاننا کہ جو خدا تعالیٰ نے تمھاری تقدیر مین

لکھدیا ہی وہ بلاشائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اسکے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو قسمت مین

نہو سارا جہان اسکے ملنے کیلئے زور لگادے نہ ملیگا۔ غور کرو تمھاری نوکری کے معاملہ مین تقدیر نے

کسیکی خوشامد کی نہ تم کسیکے نزدیک التجا لیگئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب نے

کس آسانی سے نوکر کرادیا ہ کارساز ما بفکر کار ما ہ فکر ما در کار ما آزار ما ہ [illegible]

بدست خود نوشت کو خوشنویس است و نخواہد بد نوشت کے بخلاف راقم فقیر کے تمنے عجلت طبعی سے

اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے بیحد کوششین کین ہ سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے تو

کون پھرتا ہے یہہ مردار لئے پھرتی ہے تو دل اگر قابو مین ہوتا تو یہہ دکھہ کیون ہوتا تیرے پہلو ہی

مین ہے دشمنِ جانی افسوس تم نے اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عمائدین و

معززین کے سفارشی رقعات بہم پہونچائے ہے اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی تو رزق تو مقدر ست

ہیچا طلبی تو ہیچ از تو خدا طاعت فردا طلبد تو کام وزار و روزی فردا طلبی تم تمہارے افسر اعلیٰ کی

توجہ خاص تمہارے حال پر مبذول رہی تمہارے حقوق کو تسلیم کیا زبانی و تحریری بکرات و مرات وعدے

بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ہے گر زمین آسمان دوری تو نہ دہندت زیادہ از روزی تو تہی دستان

قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل تو کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی تردد

پیروی مین کوئی حد و حصر باقی نہ رکھی۔ مشرق سے مغرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل دوڑائے

تدابیر کو پہنچائے تو طائر مقصود بیخو ست خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا۔ تا وقتیکہ اشرار دست ظلم نہ لی عزائم

ہین ہمارے ظاہر نہو کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر صفحۂ ظہور پر جلوہ گر کسطرح ہو گا ہر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز
اوسی محرک سے ہی جنبش قرار پا ہوا رکا ہونا کمال لیاقت و عقلمندی پر منحصر نہین ہے اگر روزی بدانش
بر فزودی ٭ ز نادان تنگ تر روزی نبودی ٭ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ تعالیٰ - دنیا کو جو اسباب ظاہر
سے تعبیر کرتے ہین یہان اسقدر تردد جائز ہے کہ - بر توکل زانوے اشتر ببند مگر اسی مین منہمک ہون
لوگ طول امل کو تدبیر سمجھتے ہین - اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہین - کسریٰ کو تعمیر ایوان مین کیا کچھ تدبیر تھی
افلاطون کو تقریر فلک نے کیا نفع دیا نہین سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت
قارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیاوی امور بظاہر منحصر مین تدبیر پر - و اصل تدبیر تقدیر - و تقدیر
غالب ہے تدبیر پر کیونکہ وہ علوی ہے اور یہہ سفلی ٭ مثنوی ٭ بیخبران تخم امل کاشتند ٭ آخر ازان کشت
چہ بر داشتند ٭ رخت امل بند کہ تاجر شوی ٭ آمدی و بار مسافر شوی ٭ اصل تدبیر یہہ ہے کہ رضائے
حق تعالیٰ مین کوشش کرے تا برقع خجالت نہ پہنے شرط بندگی یہ ہے کہ اگر چاہ مین گرے تو اپنے آنکھون کو
ملامت کرے اگر جاہ ملے شکر نعمت خدا بجا لاے جبکہ حسب خواہش انسان کسی امر کا ظہور و وقوع مین آئے تو

اسکو بدایہ بمنزلہ وصیت کے اتباع پر اپنے عمل کرنا چاہیئے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنی نگاہ رکھے۔

الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اچھی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر سوجھائی جاتی ہے

پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ دینا مگر اسی میں غلطاں نہ ہونا ہمیشہ اور وقت ایش از قسمت نہ چاہنا۔ دعا کا غافل نہ ہونا

کہ اسی سے ہر مشکل آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بیچارگی کی علامت ہے۔ قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل کی تقسیم

جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا وہ بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا۔ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا۔ مثنوی

بکار دل شاید وہم بد کرد یہی را بادم نسبت مکن کہ دیدہ ہمہ تقصیر نیست آمد والے مگر نشنیدہ انا ظلمنا۔

افعال شیطانی اور افعال رحمانی میں تمیز رکھنا بھی ضرور ہے۔ نصیحت کنمت بشنو و بہانہ مگیر

کہ ہر چہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر۔ مذہب کی تحقیق میں گر نہ پڑنا کہ کسیکی عمر اس راہ میں پوری نہو سکی ہو بفرض محال اگر

محقق بھی بنے۔ تو اس سے کیا حاصل۔ اسلئے کہ محقق بننے کے بعد بھی تو عمل کرنا لازمی امر ہے۔ اس خود رائی سے آدمی

گمراہ ہو جاتا ہے شفاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محروم و ناکام رہجاتا ہے۔ پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو

ڈانواں ڈول رکھنا اور عمر عزیز کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے سلف صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں وہی کافی مقصود ہے

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۹ دوسری
جگہ نَقِیْرًا ہے یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
خرما کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دئے جاؤ گے بخلاف
اسکے اگر عمل نکروگے تو اپنا سر اپنے ہاتون سے پیٹوگے۔ اور قیامت کے
روز کہوگے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کر آوین حکم ہوگا
کہ اے احمق تو وہان سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی
مہلت کہان حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ دنیا کے کام
اتنے کرو جبتک دنیا مین تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اسقدر
کرو کہ جتنی آخرت کو بقا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جسقدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ میٹنے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جسنے اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تونے کیسکے ساتھ احسان کیا ہو اور کیسنے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونون کو بھول جانا۔ الیغرض فضول گو نہ بنا کہ اسمین وقار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مَن تَکَلّمَ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ ھَوٰی اِلیٰ جَھَنّم سَبْعِیْنَ خَرِیْفاً۔ یعنی جو شخص فضول و غیر ضروری بکتا رہے تو۔ وہ جہنم کے گڑھے مین ستر سال تک ہنسایا جائیگا۔ تا بحد امکان زبان بند رکھنا کہ فساد کی یہی جڑ ہے۔ سَلَامَۃُ الْاِنْسَانِ فِی حِفْظِ اللِّسَانِ۔ دو سننا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان و یک زبان عطا ہوی ہے ع

خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید ؛ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر مین مشغول رکھنا چاہئے۔ دل بیار دست بکار

رباعی کم گوئی جز مصلحت خویش مگوئی ۔ چیزیکہ نپرسند تو از پیش مگوئی ۔ گوش تو دو

داد ند و زبان تو یکے ۔ یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش مگوئی ۔ نہین یک لحظہ خالی

تجھ سے بیرون و درون میرا ۔ کہ دل مین یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا

ہر حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی اڑی ایسی نہین ہے جو

ٹل نہ جاوے۔ اور کوئی دشواری نہین جو سہل ہو جاوے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ وارد ہے

استقامت آپ ز اول گزین ۔ ز درخت وصل بعد ش خوشہ چین ۔ خبردار کبھی

مصائب کا کسی کے سامنے گلہ نہ کرنا ۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا ۔ جیسا کہ قرآن پاک مین خدا تعالی

فرماتا ہے کہ ۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

اُوْلٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔ یعنی جو

لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پہونچتی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم خدا کی ملک ہین

اور انجام کار اوسیکی طرف واپس جائینگے۔ پس اونپر خدا کی عنایت و

رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہین۔

خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے۔ مگر خلائق کے گناہ سے

بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پرسش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔

بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بہی اطاعت و مزاجداری کرنا۔ فی زمانا

یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کارآمد ہے۔ اوسکی سختی و برا

کہنے کو برا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایۂ عزت ہاتھہ سے نہ کھونا

کیونکہ غرض ملازمت سے جائز پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور عزت ہی

کیلئے پیدا کئے جاتے ہین۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل

کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کاربرآری مین انسان ذلیل ہوتا ہے

اور زک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جسمین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پہونچے ورنہ وہ فعل لغو محض ہے دنیا کو مثل سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے خواب مرگ خوابگہ قبر ست بیدار ئیست حشر چشم اگر بینا ہو وہر روز روز محشر ست نیک نیتی وہوشیاری سے کار مفوضہ انجام وانصرام دیا کرو ہے تو پاک باش برادر مدار از کس باک زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ فصل خصومات کی خدمت وپیشہ وکالت سے گریزان ہو ناکہ حرام وشبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام بعض قریب تر حرام بعض حلال بعض حلال سے قریب تر ہین..اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب پارۂ قد افلح المومنون مین واضح طور پر موجود ہے مَنْ اَعَانَ ظَالِماً فَھُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے جہان تک ہوسکے آیندہ حلال یا قریب تر حلال کی ملازمت ڈھونڈو جب تک حلال طیب

توکری نہ ملے خود کو قصوروار تصور کرو اور کھاتے وقت ہر آنکھ سے
چار چار آنسو بہاؤ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاش حلال کی التجا کرو۔
دنیدار طلب مال مین دین کو برباد نہین کرتا دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا
اور یہہ سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
کافرون کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد دنیا گذشتنی و گذاشتنی
بہر طور گذر جاتی ہے ؎ چندین غم مال و حسرت دنیا چیست ٭ ہرگز دیدی
کسیکہ جاوید بزیست ٭ این یک نفسی کہ در تنت عاریت است ٭ با عاریتے
عاریتے باید زیست ٭ بحد امکان مدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
عدالت کی کرسی تک نہ جانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر شان نہ سمجھنا
کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ
یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی ندینا اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا مین جھوٹ بولنے والیکا
رزق کم اور عزت کو نقصان پہونچتا ہے اور آخرت کے عذاب
مین مبتلا ہوتا ہے دروغ اے برادر مگو زنہار ؂ کہ کاذب بود
خوار و بے اعتبار ؂ مردم آزاری ہرگز نہ کرنا کسیکے دل کو نہ دکھانا
ے بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگامِ دعا کردن ؂ اجابت از درِ حق
بہر استقبال می آید ؂ نیک آدمی کی زبان و ہاتھ سے کسیکو رنج نہین
پونہچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبتِ ابرار رسد ؂ مپسند کہ کس را
ز تو آزار رسد ؂ از مرگ میندیش و غمِ رزق مخور ؂ کین ہر دو بوقتِ
خویش ناچار رسد ؂ خیالات کا نیک رکہنا ہی معرفت الٰہی ہے
فقیری چیست تصحیح خیال است ۔ اور اعضا کی حفاظت درحقیقت
اطاعت ہے ۔ فرائض کا بروقت ادا کرنا تمیز فرض ہے

اگر ادا کروگے تو جزا پاؤگے نکروگے تو سزا اور خدا کی سزا سخت تر
ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا اور جسقدر
موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ برے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے
فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نکرو ہمیشہ سیر چشم اور کار خیر
مین مصروف رہنا مگر نہ اسقدر کہ خود محتاج اور فقیر ہوجاؤ۔ نوبت
دوسرون سے استمداد اور سوال کی پہونچے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا
یعنی نہ اسقدر بخل اور کنجوسی کروکہ گویا ہاتھ گلے کو باندہ لو۔
اور نہ اسقدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو
سب سے پہلے اپنے اہل وعیال خویش واقارب کا نان ونفقہ مقدم ہے
اسکے بعد دوسرے رشتہ دار مستحق خیرات ہین اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانِ جاناں من - وے روحِ من - ریحانِ من - میرے بعد
تم اپنے ماں اور بہنوں کے تادمِ زندگی خبرگیراں رہنا - بڑی بہنوں کا ادب
چھوٹی بہنوں پر شفقت رکھنا - تم سب کے بالاتفاق بہیئت مجموعی
رہنے میں میری خوشنودی متصور ہے - اگر وہ تمکو اچھا نہ سمجھیں تو خیر مضائقہ
نہیں - مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا - کیونکہ اگر وہ خدانخواستہ اپنی
التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اوسکو گوارا نکر سکوگے -
دیکھو خبردار بہنوں کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ میں انکو تم سے کم نہیں
جانتا ہوں - مکان مسکونہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے - اسکی مرمت
شکست و ریخت کرتے رہنا - کہ تمھارے بزرگوں کے نام کی بقا
ہے - اوسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دست اندازی کا
حق نہیں - ورنہ بے گھر ہو جاوگے دربدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہوگے

تیسری تجہیز و تکفین مین دخل در معقولات نکرنا - کسی قسم کے رسوم ناجائز

کا ارتکاب نہو - تابوت پر چادر کی ضرورت ہے - نہ پھولون کی

چادر کی - بلکہ آل بتول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت پیر و مرشدم کو اختیار تامہ حاصل ہے اُنکی ہدایت پر عمل کرنا ؎

ہاتھہ خالی اوس طرف جاتا ہون مین ٭ اور تہی دستی سے شرماتا ہون مین

دستگیر ا دستگیری کیجئے ٭ آبرو میری وہان رکھہ لیجئے

پس جو لوگ میت کے ساتھہ رہینگے اونکو حسب مدارج اخلاق سے

رخصت کرنا - اور وقتِ موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نکرنا

عمدہ ترین سلوک لوگون کے ساتھہ کھانا کھلانا ہے میرے دوستلوں

کی تعظیم و تکریم - اور اونکا ادب نیازمندانہ ملحوظ رکھنا - کہ مثل میرے

وہ بھی تم پر شفقت بزرگانہ مبذول رکھین - اور اپنے دوستون کی

حقارت نکرنا۔ تاکہ تمپر اونکا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلا لحاظ اپنے
نقصان کے اوسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کسیکے نزدیک التجا نہ لیجانا
اچھا نا اگر ضرورت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہین ہوا جس نے
استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی در اوسط سعادت اولاد آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالی
سے۔ اور بدبختی ابن آدم ترک استخارہ ہے اللہ تعالی سے۔ دیکھو حصن حصین صفحہ (۱۱۷)
حاکم و ترمذی سے ؎ دل را اگر تو صاف کنی ہمچو آینہ ؛ بیشک جمال دوست
نماید معاینہ ؛ او در دل منست دل من بدست او ؛ چون آینہ بدست من
و من در آینہ ؛ سائل کا سوال بقدر امکان رد نکرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
نکرنا۔ کہ حرام ہے۔ ؎ اے قناعت تونگرم گردان ؛ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ؎ خدا گر بحکمت
ببندد درے ؛ کشاید بفضل و کرم دیگرے ؎ او چارہ کار بندہ داند ؛

چون ہیچ وسلیش نماند ؎ آمد وخشم مین حاسد پیدا ہو جانے مین تجویز جانے
سے ورثہ مین جھگڑے قائم ہوتے ہین۔ عفو کی جگھہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
جگھہ کبھی نکرنا ؎ درشتی و نرمی بہم در بہ است ؎ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
مگر دبتے کو دبانا خلافِ مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبانِ خلق کو نقارۂ
خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت ڈالو
جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ درخاکِ بیلقان چو رسیدم بہ عابدے ؎ گفتم مرا بہ تربیت
از جہل پاک کن ؎ گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ ؎ یا انچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن
اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہلِ دین کی متابعت
اور اہلِ دنیا کی موافقت اسی مین متصور ہے ع خوشنا مہر کرا گوئی خوش آمد
؎ شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض ؎ یہہ وہ شئے ہے نہین خدا
کے پاس ؎ ہان مین ہان ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ؎ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

شرافت - شریفانہ چلن کا نام ہے - اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے
نیت ہی کو نیک رکھو - صحیح حدیث ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مثلاً مکان
مین روشندان قائم کرنا چاہو تو - اذان کی آواز سننے کی نیت رکھو - ہم خرما و ہم ثواب
ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہے - **قرض نہ لینا** - وعدہ سے بڑھکر - ایفا کا خیر
رکھنا - ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاؤ - اور منافق کہلاؤ - بساط سے بڑھکر پاؤن نہ پھیلاؤ

؎ بران عقل و دانش باید گریست ؎ کہ آمد بود و نوزدہ خرچ بیست

نوٹ - فخراً نہین بلکہ شکریۃً فقیر کہتا ہے کہ عمر بھر کبھی کسی سے فقیر نے قرض نہین لیا - البتہ اکثر خویش و بیگانون کو حسب مقدور
قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے - کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا - عید - بقرعید - شادی - غمی
تیمارداری - سفر - وغیرہ روزمرہ کے مصارف مدات سب کچھ اسمین موجود ہوتے - اسمین ایک پس انداز
کا مد بھی ضرور رہتا - اسکی حفاظت و نگاہ داشت مین ضرورت پر بڑی مدد ملتی - جب تنخواہ کی کمی
زیادتی ہوتی - فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا - کبھو گنجایش موازنہ سے بڑھکر مصارف
نہین کئے - شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت - دوسرے ضروری مد مین
صرف ہوئی ہے - ایسی بیشی محدود خلائق تغیر اخیر مضائقہ نہین -
الحمد للہ عمر بھر کسی سے [illegible] نہین لیا -
اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کرا لیا کرتے -

کلام میں ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مدنظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے ہو
کہ کوئی نگل جاوے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو
کہ پیچھے رہ جاؤ۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہرحال میانہ روی اختیار کرو

سادگی میں لطف نہ کچھ بانکپن میں ہے ٭ خیر الامور اوسطہا کے چلن میں ہے

مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ درحقیقت
اپنے تقدیر کا کھاتا ہی۔ اور تمہارا نام نیک ہوتا ہی ؎ شکر بجا آر کہ مہمان تو ٭
روزی خود میخورد از خوان تو ٭ اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال میں ہو نکل آنا کہ وہ بڑی
دور سے تمہارا امیدوار ہو کے پہنچا ہے۔ بقول حدیث شریف اَكْثَرُ اَعْمَارِ

[illegible] کا واقعہ ہے۔ کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
[illegible] بیٹھے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا ملینگے۔ دل کی طرف رجوع کیا
[illegible] کہ تو بڑا [illegible] یا ظالم نہیں۔ اسکو دھوپ میں کیوں کھڑا کرتا ہے۔
[illegible] واپس آکر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
[illegible] پس خوش ہوے اگرچہ چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اوس روز سے
[illegible] سے ہوگئی۔

اُمَّتِی بَیْنَ السَّبْعِیْنَ وَالسِّتِّیْنَ ۞ فی زمانا۔ انسان کی زندگی ساٹھہ
ستّر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اِسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا
پڑتا ہے ۞ پند سے دہمت اگر من داری ہوش ٭ از بہر خدا جامۂ تزویر مپوش
عقبی ہمہ روز راست و دنیا یکدم ٭ از بہر دمے ملکِ ابد را مفروش ٭ اپنے
جلنے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے ۞ راستہ
ملکِ عدم کا بھی ہے کتنا ہموار ٭ آنکھہ بند کر کے چلے جاتے ہیں چلنے والے
۞ کوئی آرام تو ہے قبر میں انسان کیلئے ٭ جان سب دیتے ہیں اس خانۂ
ویران کیلئے ٭ پیس ڈالا ہے ہمیں آتے ہی تو نے اے قبر ٭ یہی دستور تواضع کا ہے
مہمان کیلئے ٭ یہہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع کے
خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اوسکو سر مو تعلق نہیں ہے ۞ صد حیف
یہہ مرنیکے لئے جینا ہے ٭ اس جینے پہ یہہ بغض و حسد کینہ ہے ٭ دارا کا

رہا تخت نہ جام جمشید کا احوال سکندر کا تو آئینہ ہے کہ عربی علم تو ہمارا نہ ہبی
علم ہے دینداری کا دارومدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہو
قرآن و حدیث کے مضامین - اور اونکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
کوئی قادر نہیں ہوسکتا - گویا بغیر عربی کے احکام الٰہی سے بیخبری ہے - پس
اس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال پچاس ساٹھہ سال کی خیالی زندگی
کو آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ
صرف کر کے بڑی جانفشانی سے ایم - اے - بی - اے - ایل ایل بی - و ایل ایل
ڈی - بیرسٹرایٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گذرنے کی امید
کرتے ہین - ع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش - مگر اس سے بیخبر ہین کہ کس وقت
موت آجائیگی ؎ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ہے سامان سو برس کا ہے
کل کی خبر نہیں ہے بعض تو انگریزی طالب علمی ہی مین مر جاتے ہین - اور

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پہلے چل بستے ہین - رباعی

تاکے بغم منضج و مسہل خوردن ٭ خود را ز تردد این ہمہ افسردن ٭ اے درد

اجل چو ہیچکیس را نگذاشت ٭ ہر زیستن اینقدر نباید مردن ٭ ع غافل تجھے

گھڑیال یہہ دیتی ہے منادی ٭ خالق نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی ٭

اور بعض کو اس دنیاے ناپایدار سے فائدہ اوٹھانیکا موقع مل جاتا ہے ع

آنانکہ غنی ترانند محتاج ترانند ٭ مگر دار آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دواما

رہنا ہے - اور اوسکے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اوسکی تحصیل کی

کچھہ بھی فکر نہین ہے - عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے - بنگلے

و محل سرائین اور کوٹھیان تیار کیجاتی ہین - ع کسری کے سے گر محل

بناے تو کیا ٭ قارون کے سے گنج ہاتھہ آئے تو کیا ٭ جب سر پہ قضا

پکاری انا اللہ ٭ آئے تو کیا و گر نہ آئے تو کیا - رباعی غرہ چہ شوی

بسکون کاشانه ہٗ بر عمر گریست حاصلش افسانه ہٗ ہمچو آب بادی ہم افروزی شمع
رہگذر سیل چہ سازی خانه ہٗ افسوس ہے کہ جہاں ہمکو قیام و دوام کرنا ہے
وہاں کیلئے سفال لعین یا خس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہیں ہے ۔ ف
طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی ہٗ کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی ہٗ پیری کو
بیٹھے ہو تم غنیمت جانو ہٗ اب فصل نہیں ہے کوئی آنیوالی ہٗ ایک شخص قوم
نوح علیہ السلام سے سات سو برس کی عمر کاٹ کے چھپر کے نیچے زندگی
بسر کرتا تھا۔ لوگوں نے اسکو پانی اور دھوپ کی تکلیف سے بچنے کی غرض سے
مکان بنانے کی رائے دی۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے
اتنی تھوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا۔
منہمکانِ دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے
اِن تَسخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسخَرُ مِنکُم کَمَا تَسخَرُونَ ہٗ الفرزند وقت موجود ہٗ

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزیں تو پھر بھی مل سکتی ہیں مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہیں مل سکتا ہ عمر تو باشد
مثال آب جو آب رفتہ باز کے آید بجو ۔ وقت کی پابندی جو اب
انگریزوں نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدما اور پیشروان
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کرنیوالا۔ بڑا مسرف اور بیدرد شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ اونھوں نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
اور اوسکی کیا کیا یادگاریں دنیا میں چھوڑیں الغرض مشورہ لینے میں
عار نکرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے ہ
خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش باکسی گفتن و گفتن کہ مگوی ہر ایک فعل اول

ایسا سوچ سمجھکر کرنا چاہئے کہ اوسکے چھپانیکی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے

ہ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ در پیس مرگ بہ آخر خندہ ایست

فی زمانا - وہ لوگ تو بہت کم ہین - جو خدا تعالی سے ڈر کر گناہ نہین کرتے

اکثر لوگ شرماشرمی سے بھی برے کامون سے بچتے ہین - اگر تم مین

خدا ترسی ہے - تو چشم ما روشن و دل ما شاد - کیونکہ کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ

کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ - حدیث شریف مین وارد ہے - ورنہ دنیا کی

شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئے - کہ اوسکا ثمرہ آخرت مین بھی

سرخروئی متصور ہے کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ - یہی حدیث صحیح ہے

ہ شاد باش و ایمن و فارغ کہ من ٭ آن کنم با تو کہ باران با چمن ٭ معز اخلاق

گندہ مذاق - شرمناک رسومات - یعنی جلسے - وروشنی - وآتشبازی

ورقص - وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتون کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا

فرمان ایزدی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھٹکار ماری ہے
جہاں رقص طوائف۔ و ناٹک۔ وغیرہ ہوتا ہے وہاں لعنت قہار نازل
ہوتی ہے۔ ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دوامًا فرو گریزاں رہو۔
احیانًا وہاں موت آجاے۔ جہاں کا مرنا پسند نہیں۔ اوس مقام کا جانا
بھی پسند نہیں جس طرح ہیضہ و طاعون وغیرہ جہاں نمودار ہوتا ہے
نہیں جاتے۔ بدرجۂ اولی ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ۔ جن بیوقوفوں نے بہشت و دوزخ وعدہ۔ وعید
رب جلیل کو امر خیالی و بازیچۂ طفلان۔ تصور کرلیا ہے۔ اُنسے ہم کو
بحث نہیں آیۃ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ
کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ
اور فاسق۔ و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوسکا تحفہ

وہدیہ لینے سے حتی کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الٰہی تعالیٰ شانہ ہین واسطے
جہان والون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے
یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ رَبَّنَا اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ جب کوئی کام تمھارے خاطرخواہ ہوجاوے تو
دو رکعت نفل شکریہ نماز ادا کرنا اور اپنے کُل کامون کو اوسی قادر مطلق کے
حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ باطن سنبھالے رہنا تا ظاہر خودبخود درست
ہوجائے اور ریاکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتون کو روز بروز
ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کرسکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
ضرورت ہی نہ پڑے مختصر روزی پہ دل حریص کو رضامند کرلینا و

خیر الرزق ما کفی - کیونکہ بمقابلہ امرا فقرا پانچسو سال پیشتر داخل بہشت ہونگے

کھادی پہننا - کمل اوڑھنا - بوریا ہی بستر بچھانا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری

دینی حاجتوں سے جلد فارغ ہو کر مسجد میں جا بیٹھنا - اولی ہے اور سنت ہے

حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان ٭ آنچہ من درکار دارم بیشتر

درکار نیست - خدا تعالی سے التجا ہے - کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہو کہ

وبال جان ہو جاے - اور اوسی میں منہمک رہو ٭ آب در کشتی ہلاک کشتی است

آب زیر کشتی آنرا پشتی است ٭ اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی

سے نہ کر سکو - متوسط درجہ میں رہو - ہاں خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت جان

یا مال - یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدریغ سخاوت و خیرات کرنا کہ -

الصدقۃ ترد البلاء حدیث شریف میں آیا ہے - جب کسی قسم کا

ادبار یا اوسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہو جاتی ہے - کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہوں اونکو خدا تعالیٰ کسی عذاب میں گرفتار نہ کریگا - اور جب نامساعدتِ زمانہ دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ بزرگوں کا مقولہ ہے ہر وقت باوضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے اے قرۃ العینین یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت نشہ سرقہ وغیرہ یہہ ایسے گناہ ہیں کہ سر چڑھکر بولتے ہیں اون کے چھپ جانیکے خیال محال سے چھپکر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے پانچ حواس میں سے چار قوتیں یعنی باصرہ - سامعہ - شامّہ - وذائقہ تمکو دوسروں کے بابت خبر دیتے ہیں اِنسے بعض بعض شرعی جرم بھی وقوع پذیر ہوتے ہیں - جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ

آنکھہ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
وغیبت کا سننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے اپنے گلے کے درمیانی چیز یعنے
زبان کی حفاظت کرلی اوسنے اپنا نصف دین سنبھال لیا۔ جرمۂ صغیرہ
جرمۂ کبیرہ۔ علی ہذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگھنا ہے جو ناجایز
طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پہونچی ہو وغیرہ
البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جسطرح دوسرون کی۔ خبر تمکو پہونچاتی ہے
اسیطرح تمھاری خبر بھی دوسرون کو کردیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل مین آتے ہین گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
تک پہونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہون سے بچنے کی کوشش
فقیر مفاتیح الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیات مستعار

دوم ناپائدار دنیا کرے۔ پیر و مرشد کی خدمت میں جو اُلفت حاضر ہو کے تم اوسکو انجام دینا ۔ اگر پند نشوانند پس تمام شد الغرض نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے نہیں اوترتا ہے۔ اسلیئے کہ منہیات و ممنوعات پر سبکا دل حریص ہوتا ہے خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر دنیوی میں مشغول ہی وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلۂ نجات ہے چندان عمل کی حاجت نہیں ہے تو یہ تو بیہ اعتقادِ بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکیا۔ تو خدا تعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط ہوگئی۔ اور جا عذر باقی نرہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم سے

کچھہ فائدہ نہین پہونچا۔ الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حدیثون مین جملہ نصیحتین موجود ہین۔ اون مین سے ہر نصیحت بینظیر ہے
اوسکے فوائد وتاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک نصیحت یہہ بھی ہے کہ "خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو ولعب مین مصروف
رہتا ہے" اگر تمام عمر کی ایکساعت فعل عبث وبیکار مین گذر جائے تو
اوسپر حسرت وپشیمانی بیشمار لازم ہے ۵ افسوس نہین خوف
الہی دل مین ذرا ابتک نہین قصد عذر خواہی دل مین ذرا نافہ کی طرح خطا
مین گذر گئی سب عمر ذرا بالون پہ سپیدی ہے سیاہی دل مین ذرا اور حدیث
مین ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہان والون کے واسطے یہہ نصیحت وافی وکافی متصور ہے۔ نظم
سجے ہوئے جنکے آگے تماشے دیکھے۔ رنگین ذرات و نہلاتے ہوئے
پھر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس ہیہات واب چاہئے خلق ہمکو آکے
دیکھے۔ عبرت پکڑے و ہمنے کیا کیا یہان تماشے دیکھے۔ کہو کر دن آت و
منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو ذکر خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپنے "فرمایا کہ وہ تو
آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑھتا"۔ چنانچہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ
رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپد و آنکس کہ طلبگار بود چون خسپد و
اے دیدہ گنہ میکنی ومی خسپی و چشمے کہ در وخار بود چون خسپد و حضرت
جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھہ کام
نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتین کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے "فرمایا کہ رات کو بہت
نہ سونا کہ بہت سونیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہوکر اوٹھیگا"
نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے۔ وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ
نَافِلَۃً لَّکَ وصایائے لقمان مین لکھا ہے کہ حضرت لقمان علی نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
مرغ سے زیادہ ترا بے خبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
اور تو پڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ آدھی
رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُس دم مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم خانہ
کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہ قمری ہرگز مجھپر سبقت نہ لیجاتی قطعہ

دی شب بچمن بخواب غفلت بودم تا آنکہ سحر شد و گشتم بیدار تو ناگاہ

خروش بلبلان سحری ز رفعت چو گوش من بیدار گلزار تو برخاستم

تیغ و ملامت کردم تو صد حیف کہ من بخواب مرغان بیدار تو وان من

شیٔ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم ؎ صبح صادق

مرہم کافور دارد در بغل تو گر علاج زخم عصیان بکنی ہشیار باش تو ؎

ہر کان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ تو از ورد شب تا روز و دعا سحری بود تو

منقول ہے کہ تلاوت قران کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔

خداتعالی کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدھی رات کے بعد سے طلوع

آفتاب تک یہہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اُسے

دوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا

کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہے اور خلق سو جاتی ہے تو

اجیسی شب ... یا خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے کہ وقت سحر کے ایک ہوا چلتی ہے کہ ذکر و استغفار عابدون کا
خدا تعالیٰ کی بارگاہ مین پہنچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
عرش کے نیچے کے عابدو خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھ کھڑے
ہوتے ہین اور نمازین پڑھتے ہین جسقدر خدا تعالیٰ چاہتا ہے پھر
نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو
پس اوٹھتے ہین اور سحر تک پڑھتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جسطرح مردے قبرون سے نکل پڑتے ہین
رباعی شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند ٭ گرد سر کوی دوست پرواز کنند
ہر جا کہ درے بود بشب بر بندند ٭ الا در دوست را کہ شب باز کنند

الغرض چند و تہیہ باطن کو سرمایۂ اعمال اور نقد احوال سے خالی رکھنا۔ اور یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کسیکی دستگیری نہین کرتا ہے مثلاً اگر کوئی سپاہی ہتیار بند جنگل بیابان مین پہونچے اوسکے نزدیک وہان تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتیار موجود ہون۔ دفعتہً آدم خوار شیر نکل پڑے ایا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خودبخود شیر بھاگ جائیگا ہرگز نہین پس لاکھون مسئلے علم کے تمہین یاد ہونگے اور اسپر عمل کچھہ بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ نظیر ثانی یہہ کہ اگر کسی شخص کو صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آش جو اوسکو مفید تر ہے تو یہہ اوس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہوسکیگا جب تک اوسکو نہ کہائیگا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا اور بہت کتابون کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

العزیز جب تک اپنے کو اپنے کاموں سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناوے گا

تب ہر گز رحم نہ کیا جائیگا خداتعالی قرآن میں فرماتا ہے من کان یرجو لقاء

ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنی جو اپنے

رب کی ملاقات چاہے تو چاہیے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب کی بندگی

مین کسیکو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد

ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قایم ہے پہلا کلمہ توحید لا الہ

الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا دوسرا نماز پڑہنا تیسرا زکوۃ دینا چوتہا

رمضان کے روزے رکہنا پانچوان حج خانہ کعبہ کا کرنا دوسری حدیث کا

مضمون یہہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے اور

عمل کرنا ہاتہہ پاؤن وغیرہ سے پس اس سے بڑہکر روشن تر دلیل کونسی ہوگی

اگر تمہین یہہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین جائیگا نہ خدا کے

فضل و رحمت سے - تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجھا ایہہ تو فقیر نے کبھی کہا
ہے کہ بندہ محض خدا تعالی کے فضل و کرم سے بہشت مین جائیگا اگر حسب
طاعت اور عبادت سے اپنے تئین خدا تعالے کی رحمت کے لایق
اور مستحق نہ بنائیگا خدا تعالی کی رحمت کا حقدار نہ ہوگا - یہہ فقیر کا مقولہ
نہین بلکہ خدا تعالی خود فرماتا ہے - اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ
یعنے بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیون کے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت
بندہ پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم - اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان ہی سے بندہ
بہشت مین جائیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ہان مگر کب بہت سے
مراحل پیش آئینگے - اور بقدر گناہ عذاب ہوئیگا - جب بہشت ملیگی - ای فرزند
جب تک تم محنت نکروگے مزدوری اور نوکری نکروگے تنخواہ نپاؤگے
ویسی ہی عبادت سے جی چرانا اور جنت کی طلب کا کام چورون کا ہے

اس منہ سے اجرت کی طلب ہو ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے برسون
عبادت الٰہی تعالیٰ شانہ کرتا رہا۔ خداتعالیٰ نے جانچنے خلوص نیت و نیاز [illegible]
ظاہر کرنا چاہا ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ تب تک تو یہ سعی
بیفائدہ کریگا آخر تیرا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ مجھکو بندگی سے
مطلب نہین خدائی اوسکے ہاتھ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا اختیار ہے
اس فرشتہ نے بارگاہِ حضرتِ احدیت مین عرض کیا کہ الٰہی تجھکو روشن ہے
جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو وہ بندہ باوجود صفتِ
لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہے۔ ہم باوجود صفتِ کریمی کے
کس طرح اسکے گناہ نہ بخشینگے۔ تم تمام گواہ رہو مین نے اسکو بخشدیا۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو آدمی یہہ گمان رکھتا ہے کہ بے محنت و
برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بو الہوس ہے اور ایمان چو سلامت بلب

گور پر پڑھنا سنت ہے بہشتی وپیارا کی ماں اور جسنے یہ خیال کیا کہ بڑھو ماندہ
بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت الٰہی سے امیدوار ہے

رباعی گر نام بشہ بندگی در زندگی تو مردنت بہتر از این بدنامی
دایم بگناہ نفس راغب بودہ قالب عاصی و روح تائب بودہ تو بگشت
سفید و روسیاہ نگردد این پیری من صباح کاذب بودہ حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آرزوے بہشت بے عمل ایک
گناہ ہے منجملہ اور گناہوں کے پس یہہ کہنا کہ خدا تعالیٰ ہماری عبادت کا
محتاج نہیں وہ غفور ہے کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل توبہ نمی کند بعصیان
چہ کنم پند من نشنید طفل نادان چہ کنم رفعت گویم اگر تو انصاف کنی تقصیر من ست
نام شیطان چہ کنم رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من وین حرف معما نہ تو خوانی و
نہ من ہست از پس پردہ گفتگوے من و تو چون پردہ برافتد نہ تو مانی و نہ من ـ

الغرض حقیقت کے معنی یہہ نہین کہ عمل نکرے بلکہ عمل کا حافظ رہے
ع چشم اگر بینا شود بہر سو جمال یار ہست ۞ گوش اگر شنوا بود در ہر سخن
اسرار ہست ۞ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی پس بغیر کشتی
دریا سے پار ہونا محال ہے ع نصیحت گوش کن جانا کہ از جان
دوست تر دارند ۞ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ۞ حضرت علیہ الصلوۃ
والسلام فرماتے ہین کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر غالب
آکر اپنے بھلے کام کرتا ہے تا کہ بعد موت کام آوین اور احمق وہ آدمی
جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے
ع انکھین بیکار رہین دیکھین نہ جو صورت تیری ۞ دل وہ کیا دل ہے جسمین نہو
محبت تیری ۞ رباعی پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم ۞ آسوده در آمدیم
و غمناک شدیم ۞ بودیم ز آب دیده در آتش دل ۞ دادیم بیاد عمر و در خاک شدیم

ای عزیز علم بے عمل بیگانگی ہے - مثل اندھے مشعلچی کے جو علم آج کتابون

سے نہین بچاتا ہے وہ فرداے قیامت آتش دوزخ سے کب بچاویگا

اللھم انی اعوذبک من علم لاینفع ومن قلب لا

یخشع ومن نفس لاتشبع - رباعی دنیا جم را وقیصر وخاقان را * ملک و تسبیح

وصفا رضوان را * دوزخ بدرا وبہشت مرنیکان را * جانان مارا وجان با جانان را

ای عزیز دل مین ہمت اور نفس مین شکستگی اور تن مین پژمردگی رکھنا چاہیے -

یار آمد وگفت خستہ میدار دلت * دائم بامید بستہ میدار دلت *

ما را بشکستگان نظرہا باشد * ما را خواہی شکستہ میدار دلت کیونکہ اپنا گھر تو -

قبرستان ہے جو اقربا وآشنا وغیرہ وہان مقیم ہین دمبدم تمہارا

انتظار کر رہے ہین کہ کب تم انسے جا ملوگے دمبدم میگند ندا ز

نظر یاران * کہ انیقدر دیدہ ندارم کہ در خود نگریم * چلو امیر چلو اکجا

اقامت دہر ہٰذا مسافران عدم انتظار کرتے ہین پر خبردار ہوشیار بے
توشہ نجانا کہو یہ قافلہ والون سے ہم بہی آتے ہین پہ چلے جاؤ
خدارا قدم اٹہاتے ہوے رباعی غافل منشین کہ خوش زمانے ست عزیز
ہر دم کہ برآید از تو جانے ست عزیز عمریست کہ آمدست و خواہد رفتن ضایع
مکنش جہانے ست عزیز میان طاعت و عبادت کے معنی تو سمجہو
عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے - امرو
نہی - قول و فعل مین سب مین پیروی آپکی اور آپکے افعال و احکام کی موافقت
ضرور ہے - خلاف حکم آپکے کوئی عبادت قبول نہین گو بصورت عبادت
ہو - خواہ نماز ہو - یا روزہ - مثلا ایام تشریق کے روزے حرام ہین
ان دنون جو روزہ رکہیگا گنہگار ہوگا - حالانکہ روزہ بظاہر عبادت ہے
اسیطرح اوقات مکروہ و مقامات مغضوب مین نماز پڑہنا گناہ ہے

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید اور جو کوئی شوہر اپنی

بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی

بیوی کے ساتھ مزاج کرنا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے

تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمانبری آنحضرت کی ہے نہ صرف نماز و

روزہ اسلئے کہ نماز روزہ جب ہی عبادت ہوگا جب بہ نیت

فرمانبرداری کریگا۔ اسواسطے چاہئے کہ اپنے اقوال و افعال شریعت کے

موافق و مطابق رکھو۔ گفتن نیکو بہ نیکوئی نہ چون کردن بود نام

حلوا بر زبان بردن نہ چون خوردن بود۔ ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دوری کا باعث ہے یہی وجہ ہے

کہ آپ نے اگلی امتوں کے احکام منسوخ کردئے پس چاہئے کہ

آنحضرت کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ اِن علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ
راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے۔ سہل تستری نے فرمایا ہے۔ آن کہ صفہا
بشکنند دلیران باشند کہ خود را بشکنند یعنی گروہ وہی ہیں جو دار وجود یعنی ہستی کا گرد و نواح
پرکار وجود کے پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہئے
نشتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیاری سے ذبح کرے۔ رباعی
گیرم کہ ہزار مصحف از بر داری یعنی آنرا چہ کنی کہ نفس کافر داری یعنی سر را بزمین
چہ می نہی بہرِ خدا یعنی آنرا بزمین بنہ کہ در سرداری یعنی زبانِ بے لگام اور
نفسِ مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے۔ جب تک نفس امارہ مغلوب نہوگا
دل نورِ معرفت سے معمور نہوگا۔ رباعی۔ مار آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا ہے
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا یعنی نہنگ اژدہا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا۔ یعنی سیر ہر کس تا کمالِ او بود یعنی قرب

بہرکیف حسب حال او بود تو سالکان راہ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے برے کاموں سے توبہ کرنا اس طرح پر کہ پھر گناہ کیے نہ بن
نہ جائے ۔ دنیا خواب است کش عدم تعبیرست۔ توحید اجل است گر جوان و پیر است
ہم بروے زمین می پرست ہم زیر زمین۔ واین صفحۂ خاک ہر دو رو تصویریست۔ تیسرے
حقدار کا حق ادا کرنا اور سب کو راضی رکھنا تا حق کسی کا اوس پر باقی نہ رہے ۔ با خلق خدا
سخن شیرینی کن۔ و اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن۔ تا بر سر دیدہ جا دہندت مردم۔ و
چو مردم دیدہ ترک خود بینی کن۔ چوتھے علم شریعت بقدر حلال و حرام سیکھنا باقی علوم
صرف اسقدر سیکھے جسمیں نجات متصور ہو علم کلام اور علم مناظرہ اور نظم و نثر و
صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سوائے
تضییع اوقات کے ۔ گر ہمت تو اقبال وصول یاری۔ تو بر جادہ شرع بایدت
پاداری۔ خواہی کہ رہیت بخلوت خاص افتد۔ زین شارع عام پا برون بگذاری

اے فرزند تمکو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہوں تم بھی
فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمھارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو
یاری مخلوق ناید ہیچ کار ٭ سعی کن در یاری پروردگار ٭ آن زمان چون سایۂ بیگانگی بود
دامن مادر پناہت کے بود ٭ چشم مروت دوسرون سے بند کرو زمانہ نے آنکھیں
کھولکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید وفا کسی سے نرکھو ٭ آن بہ کہ درین زمانہ
کم گیری دوست ٭ با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست ٭ آنکس کہ بجائے تو تکیہ بدوست
چون چشم خرد باز کنی دشمنت اوست ٭ اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ٭
وز گردش دوران سر و سامان مطلب ٭ درمان طلبی درد تو افزون گردد ٭ با درد
بساز و ہیچ درمان مطلب ٭ اسباب جہان جملہ چو نقش ست در آب ٭ آن آب
نہ آب بلکہ موجے ز سراب ٭ آن موج سراب ہم خیالے در خواب ٭ آن خواب
چہ خواب مستان شراب ٭ میان تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی اگر اس سے تمھاری
غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرون مین متصور ہے
تو حیف صد حیف تمپر رباعی مولوی گشتی و آگہ نیستی تو خود کجا و از کجا و کیستی تو
از خود آگہ چون نۂ ای بے شعور پس نباید بر چنین علمت غرور اگر تمھارا
مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرحبا و صد آفرین رباعی
دنیا مطلب مخنث میدانند عقبی مطلب مونث میخوانند مولا طلب و برا
مولا بیباش کاین سخت رہست و سالکش مردانند نقل ہے کہ ایک وقت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے آپ پیالہ ہاتھہ مین
لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھہ سے گر گیا لوگون نے وجہ پوچھی تو
فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگارون کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ
ٹھنڈا پانی ہمین پلاؤ رباعی گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت از من خبرت کہ

بے نوا خواہی رفت؛ بنگر چہ کسی و از کجا آمدہ؛ بمیدان کہ چہ میکنی کجا
خواہی رفت؛ سہ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن؛ قطرۂ
اشک از برائے غسل دل کافی بود؛ کتب سابقہ مین لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
جب سے اوٹھتا ہے تا لبِ گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہین۔ کہ اے
بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
طہارت کی ہرروز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کے ساتھ
حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرا ہے
یہہ آواز نہین سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ
وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ؞ رباعی کبر و نخوت مکن اے نادان
از رہِ دو ر بخاک آمدۂ پرورش یافتی از خونِ حیض؛ از رہِ بول دوبار آمدۂ
پس دانشمند آدمی ہرروز گناہون سے توبہ کرکے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین۔

حدیث شریف مین ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو

حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو بیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے

رباعی امروز ترا دسترس فردا نیست ٭ وضائع مکن این دمہ ار دلت شیدا نیست

واندیشۂ فردات بجز سودا نیست ٭ کین باقی عمر را بہا پیدا نیست ٭ اگر تمھارا

طائر روح حظوظ نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آواز نقارہ کوچ سننے کا

فوراً اڑکر عرش معلے پر جا بیٹھے گا جسطرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن

معاذ صحابی کی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تھا۔ معاذ اللہ اگر روح حظوظ

نفسانی مین مبتلا ہو کر مویشی اور چارپایون مین سے ہے جن کے حق مین

خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہہ لوگ مثل چوپایون کے بلکہ اون سے بھی گمراہ ترہین

تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گر دعوی ہستی ست بہتان ست این ؎ ور شکوۂ نیستی ست کفران است این ؎
اے حضرت انسان تحیر انجام ؎ خود را نشناختی چہ عرفان است این ؎
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۔ پاک کن جامۂ ہستی کہ شود او پیدا ؎
تا گریبان نہ درد گل نہ کند بو پیدا ؎ حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
شقیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھون نے تینتیس سال مرشد کی خدمت مین
رہکر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہین
وہی یہ ہین ۔ (۱) کار خیر جو قبر مین مونس و غمخوار ہے اختیار کیا (۲) برخلاف
نفس مجاہدات اسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا
(۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقرا کو دیکر خدا کے پاس
جمع کر دیا اور راہ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیزگاری اختیار کی کیونکہ
خدا تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الٰہی پر رضامند ہو گئے (۶) سوائے شیطان اور اوسکے تابعین کے

اور کسی کو اپنا دشمن نسمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بھروسہ کر کے اُسی طرف

لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات مین نہ پڑے (۸) دنیا مین کسی چیز پر

اعتماد نہین کیا۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً ۵ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہِ دین است

مے می فگنی کہ آب فسق و کین است * خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است

دنیا بفگن کہ می فگندن این است * آئی نور العینین باغ و بہار عزیزی مطبوعہ

۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۱ ہجری مین مرید کے اداب اور بعض حقائق کے نکات

ہم بیان کر چکے ہین۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہین کہ ہر سالک کیلئے

ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے

اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اونکے قائم کرے خدا کی راہ

چلنے والے سالک کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اسلئے کہ خداتعالی نے

پیغمبرون کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتاوین اور جب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبون کو
اپنی جگہہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہین سہ ہر گدا دیدم
درین عبرت سرا زیہر مردن زندگانی میکند زِ اسلئے سالک کو خواہی نخواہی
پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہہ ہین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
قابل پیری کے نہین ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جسمین نشانیان
مفصلہ ذیل ہون - اور نشانیون کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہین تاکہ
ہر شخص دعوے پیری نکرے جو شخص کہ محبت جاہ ومال کی نرکھتا ہو اور
بیعت شخص بینا کی کرچکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا
کم سونا - کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجملہ انوار محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر وغرور بخل وحسد کینہ وحرص وطول
امل وطیش وجلدی وغیرہ بداخلاقی سے پاک ہو اور تعصب وتکلف سے مبرا
ومعرا ہو اور سوائے علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہو یہی
بعض نشانیاں پیران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
تک رسائی اور وسیلہ نجات مشہور ہے سفر عراق میں ثابت ہوگیا کہ حضرت
باصرہ قوت مردم دیدہ مروت ہمارے شیخ پیر جوان میں ان تمام صفات حمیدہ
واخلاق پسندیدہ کو خدا تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے وَكَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا بسبب کور باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
سبحان اللہ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ واکثر حال مدعیانِ زمانۂ حال کو کھیل
تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین صرف
پیرزادگی خاندانی کو ذریعۂ معاش قرار دیکر بہت سے غریبوں کو دام میں
لاتے ہیں۔ خدا انہیں ہدایت دے۔ رباعی۔ ہُشدار کہ روزگار شور انگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است۔ در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد۔ زنہار
بادامی حلوہ ۱۲
فرو مبر کہ زہر آمیز است۔ ؎ صیادِ فلک نہادہ دامے بر روش۔ تا از پئے
شکارِ ناکسان بیہوش۔ وا بہ بین شعور دانائی ما۔ او در پئے ما و ما
بخواب خرگوش۔ الغرض تصوف دو چیز کا نام ہے۔ ایک تو سچا معاملہ کرنا
خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکخوئی اور بردباری سے پیش آوے تو

وہی صوفی ہے۔ شعر یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ٭ دگر آنکہ بر غیر بد بین
مباش ٭ خداتعالیٰ کے ساتھ سچا معاملہ یہہ ہے کہ اپنی خوشی اوسکے حکم پر
فدا کرے یعنی اُسکے احکام سے خوش رہے شعر اے بندہ چو بندگی نکردی تو
از بندگیست کہ کار داری ٭ چون او تو دگر خدا نداری ٭ او بہ ز تو صد ہزار دارد
اور خلق کے ساتھ نیکی و بُردباری یہہ ہے کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم جانے
جب تک اونکی خواہش خلاف شرع نہو۔ اسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع پر
راضی ہو۔ وہ صوفی نہیں ہے اگر وہ دعوے کرے تو جھوٹا ہے شعر
دل ستر حیات را کماہی دانست ٭ در موت ہم اسرار الٰہی دانست ٭ امروز کہ
با خودی ندانستی ہیچ ٭ فردا کہ ز خود روی چہ خواہی دانست ٭ الغرض بندگی
تین چیز سے مراد ہے۔ پہلا حکم ماننا شرع کا۔ دوسرا قضا و قدر و قسمت
الٰہی تعالیٰ شانہٗ پر راضی رہنا تیسرا اپنی خوشی چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی سے

خوش ہونا ۵ سرمد گلہ اختصار می باید کرد یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن برضائے دوست می باید داد یا قطع نظر زیار می باید کرد ۔ الغرض توکل کی
حقیقت یہہ ہے کہ خدا کے وعدون کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
تقدیر کے بیان مین ہم لکھ چکے ہین۔ الغرض اخلاق کی حقیقت یہہ ہے
کہ تمھارے ہمہ کام محض خدا ہی کیواسطے ہون۔ اور جس کام کو کرو اُسمین تمھارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف
اِس کام مین کرین اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہونا چاہیئے خلق کو
خدایتعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھنا۔ جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اِسیطرح تمام خلائق کی
ہرگز مجال نہین ہے کہ بے حکم خدایتعالیٰ رنج و راحت پہونچا سکین جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادہ سمجھے گے تو خالق کا خیال کہان باقی رہا

ــــہ ہر گز نہ رسد زِ خلق مرنج تو کہ نہ راحت رسد زِ خلق نہ رنج نقل ہے کہ شیر خدا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ مین ایک مشہور پہلوان سے مقابلہ ہوا صحابہ لرزان تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھہ سے آپ جام شہادت نوش فرمائینگے کچھہ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے ذوالفقار کے جان کاہ ضرب وصدمہ سے سخت تر مجروح ونیم جان ہوکر گھوڑے سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینۂ پر کینۂ مخالف پر سوار ہوکر خنجر سے سر اوسکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حس وحرکت نہین کر سکتا تھا طیش مین آکر چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپنے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھہ سے کیون دیا اپنی خواہش پوری کیون نہین کی آپنے جواب دیا کہ مین نے تجھہ سے لوجہ اللہ تعالی جنگ وجہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھکو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کروں تو بعوض للہیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے اس لئے

باز آیا - رباعی بار بر سر و ہم و رنج دنیا بردار کہ بر دوش یقین بار غم عقبی بردار

برداشتن بار ضرور افتادہ است کہ این را بردار خواہ آن را بردار العزیز

تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نکرنا اسمین بہت آفات ہین - اور نفع سے نقصان

زیادہ ہے تمام برے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہین یعنی ریا و کینہ

وحسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے

اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو اس نیت سے

بحث کرنا جائز ہے اور اس نیت خالص کی دو نشانیان ہین اول یہ کہ

برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہ کہ

بحث کرنا تنہائی اور گوشہ مین پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو

اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہین مانتا ہے تو اوس سے

حجت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھہ فائدہ متصور نہوگا
ع اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا ۔ گر معاند لڑے تو چپ رہنا ۔ اپنا شیوہ
نہین ہے جنگ و جدل ۔ کس و ناکس سے کرنا رد و بدل ۔ صلح کی حق نے دی ہے
خو مجکو ۔ مرحبا کہتے ہین عدو مجکو ۔ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا
کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے ۔ ع رفتم بطبیب و گفتم از درد
نہان ۔ گفتا از غیر دوست بربند زبان ۔ گفتم کہ غذا گفت ہمین خون جگر ۔
گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان اور جہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے
اور دوا کارگر نہوگی تو اُستادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان ہرگز ہاتھہ نہ ڈالے
اور دوا نکرے ع دی گفت طبیب از سر حسرت چو مرا دید ۔ ہیہات
کہ درد تو ز قانون شفا رفت ۔ اسیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے ۔
فرض کرو کسیکا سوال اور اعتراض بسبب حسد اور رشک کے ہو حسد کی

بیماری بھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
اسکا غصہ بڑہتا ہی جائیگا اور تمہارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
جواب مین مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہیئے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ہ
کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہو سکتی ہے
مگر حسد کی دشمنی نہین جا سکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اِس
بیماری مین چھوڑ دو اور درگذر کرو خدا تعالی فرماتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْ
مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَاہ یعنی منہ پھیر لو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
صرف زندگانی دنیا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
اپنی خرمن کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ حاسد
کی نیکیون کو حسد اسطرح کھاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ سے غمناک نباید بود

از طعن حسود اے دل ٭ شاید کہ چو وابینی خیر تو درین باشد ٭ مثنوی ہان و ہان
ترک حسد کن از میان ٭ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان ٭ چوب ہم بود اے برادر
آن ستون ٭ کز فراق مصطفٰے ﷺ بگریست خون ٭ اے تو انسان چوب از تو
بہتر است ٭ کینہا در سینہ تو مضمر است ٭ کینہ و بغض و حسد ایمان تست ٭
در کتاکش ہا حسرت جان تست ٭ اے منافق زین ہمہ داغ نفاق ٭ خیر و بر خور
از بہای اتفاق ٭ جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہین جیسا حضرت عیسی
علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین مردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہین
جیسا کہ علاج احمق سے تنگ آیا ہون۔ اور یہہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز
تحصیل علم مین مصروف رہا۔ اور ہنوز علوم عقلی سے کورہے با وجود نادانی
اور بیباکی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنھون نے ساری عمر علوم
شریفہ کی تحصیل مین صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اِسقدر بھی نہین جانتا ہے

کہ یہہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہہ بات خود اسکی جہالت او
نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگون اور عالمون کی بات نہین سمجھتا ہے
اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصورِ فہم کا باعث نہین جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن
اور غبی ہے۔ اوسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے قاصر ہے۔ تو اُسکے
جواب سے درگذر کرو ؎ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند٭ در جہل مرکب
ابدالدہر بماند٭ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہِ انبیا
اِسلئے مامور ہوے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اونکی سمجھ اور عقل کے
بات کرین۔ جو بات اُنکی طاقت فہم سے باہر ہے نہین کہتے ہین ہان جو
پوچھنے والا عقلمند اور سمجھہ بوجھ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبتِ دنیا
مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور طعن
و تشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے ؎ غافل مشو و دیدۂ

دل کور مکن بگو کاشانۂ انتباہ ۔ بے نور مکن تو عیب و ہنر خویش ہمہ وقت ببین

آئینہ زپیش روے خود دور مکن ۔ الغرض وعظ و نصیحت سے بھی پرہیز کرو

مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے اون سے فرمایا۔ اے فرزند مریم پہلے

اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اوروں کو نصیحت کر۔ ورنہ

مجھ سے شرم کر۔ مثنوی ۔ چشم کشا و نگر احوال خویش ۔ کز خواب گران اجل آمد

به پیش ۔ کہ روز تو در فکر طعام و شراب ۔ کہ شب ہمہ در خواب بروی [illegible]

ایکہ بخوابی و جرس می زنند ۔ چشم کشا ہمرہیان می روند ۔ قافلہ رفت و تو

بخوابی ہنوز ۔ بیخودی مست شرابی ہنوز ۔ بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی ۔ گر

قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی ۔ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو

مسجد مین آکر لوگون کے سامنے اثنائے گفتگو مین قہقہہ مار کر ہنسا ۔

صحبت زندہ دلی دیدہ گریان باشد تو شاہد مردگی دل لب خندان باشد تو

ایک بزرگ نے جوکہ وہان رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیک بلاکر

آخرت کی حقیقت۔ اور سفر آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا

اور پوچھا کہ قبضہ ملک الموت وسوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین تمکو ہی

جوان مذکور نے کہا نہین اور قیامت کی ہیبت۔ اور قیام خدا کے

روبرو محاسبہ اور ترازو اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی

چٹھی تمکو مل چکی ہے جوان نے کہا نہین پھر پل صراط پر گذرنا اور آتش دوزخ

وغیرہ ہولناک مقامات کی بیخوفی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے

کہا نہین بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہین دنیا سے

باایمان اُٹھنے کا یقین تو ہے نہین پھر تجھکو ہنسی کسطرح آتی ہے تجھ سا

خوبصورت خندان رُو۔ دوزخ مین کیسے جلیگا مجھکو افسوس ہوتا ہے اُنکی

پُر اثر تقریر اسکو تیر بہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا

ہر دم باشی زرنج بردن راضی ٭ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ٭

خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ٭ وقتِ مردن شوی ز مردن راضی ٭ نور العینین

اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے

علم نبود غیرِ علمِ عاشقی ٭ ما بقی تلبیسِ ابلیسِ شقی ٭ دل کہ خالی شد ز عشقِ آن نگار ٭

سنگِ استنجاے شیطانش شمار ٭ گر بغیر علم عشق از دل نہی ٭ سنگ استنجا

بشیطان میدہی ٭ علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث ٭ گر بخوانی غیر از ین

گردی خبیث مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی مین صرف ایک ہفتہ

باقی رہا ہے تو علمِ صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھوگے

کیونکہ یہہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئینگی بلکہ مراقبۂ دل

اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہوگے اور دل کو بُری

باتون سے خالی کروگے اور خدا کی محبت کو دل مین جگہہ دوگے اور عبادت
مین اپنا وقت تمام صرف کروگے ؎ الله الله هر که گوید صبح و شام بو
آتش دوزخ بود بروی حرام ٭ هر لحظه تا سعی بپاس انفاس ٭ اسرار نفخت فیه
هر دم بشناس ٭ ترا یک پند بس در هر دو عالم ٭ زجا نت بر نیاید خیر خدا دم٭
مثلاً اگر تمکو لوگ خبر دین که آینده هفته تک بادشاه تمهاری ملاقات کو
آئیگا تو تم یقیناً اوس هفته مین اس امر کا اهتمام ضرور کروگے که جس چیز پر بادشاه
کی نظر پڑے اوسکو صاف و پاکیزه کردن جیسے کپڑا مکان وغیره اب سوچو تو
سهی عقلمند کو اشاره کافی هے - رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم فرماتے هین که
بیشک تمهارے اعمال اور صورتون کو خدا یتعالی نهین دیکهتا هے بلکه تمهارے
دل و نیتون کو دیکهتا هے ؎ پرسید یکے منزل آن مهر گسل ٭ گفتم که دل
من هست او را منزل ٭ گفتا که دلت کجاست گفتم بر او ٭ پرسید که او کجاست

گفتم در دل ۔ پس احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرضِ عین ہے باقی علوم فرضِ کفایہ ہیں ؎ جام جہان نما دل انسان کامل است ۔ مرآۃ حق نما بحقیقت ہمین دل است ۔ دل مخزنِ خزائنِ سرِ الٰہی است ۔ مقصود ہر دو کون زِ دل جو کہ حاصل است ۔ آگاہ رہو کہ صاحب معدنِ نبوت کے ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت وصورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھول جاؤ بلکہ حیات جاودانی کا سامان اسی دنیائے ناپایدار سے فراہم کرلو ؎ سر رشتہ دولت اے برادر بکف آر ۔ وین عمر گرانمایہ بغفلت مگذار ۔ دائم ہمہ جا باہمہ کس در ہمہ کار ۔ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ۔ عزیز القدر ہر ہر دم منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے ۔ خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ تقرب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جاوے رباعی نفس نفس مکن اے بوالہوس ہوس ہوس مشو چو مرغ اسیرِ قفس قفس قفس ۔ بغیر یاد خدا ہر نفس کہ میگذرد ۔ ندامتے ست مرا

ہر نفس بے نفس ؎ سالک کو راہِ سلوک طے کرنیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو
کافی نہیں لہذا پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشد کامل
ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیہ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ مین رنگ
لیتا ہے جسطرح ڈکوری کپڑے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشق حقیقی
کی آگ اسکے قلب مین روشن کردیتا ہے وله ؎ سرمد غم عشق بو الہوس
را ندہند ؎ سوز دل پروانہ مگس را ندہند ؎ پس سالک اپنے اکساب و اشغال
و ریاضات و مراقبات سے اوس آگ کو بھڑکاتا ہے حتی کہ شمع پر
پروانہ کیطرح جلکر خود شمع بنجاتا ہے ؎ تا نیست نگردی رہ ہستت ننمایند
وین مرتبہ با ہمت پستت ندہند ؎ چون شمع قرار سوختن تا ندہی ؎ سر رشتہ
روشنی بدستت ندہند ؎ بقول اللہ دو قدم راہست بیرون از دو نیست ؎
یک قدم بر خود نہ و دیگر قدم در کوے دوست ؎ آنا فانا یہہ راہ طے و یکسو

ہوجاتی ہے منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

این مدعی نیست جای آواز ۔ از سینہ بسینہ میرسد راز ۔ جبکہ لکڑی جلکر شعلہ بنتی ہے

اسکو آگ کہینگے پہر لکڑی کا اطلاق اوسپر عائد نہو سکیگا نظم مرنے سے بعد

نورِ روحِ مردم ۔ زیرِ نورِ حق ہوجا یگی یون گم ۔ کہ جیسے دن مین یہہ نجم و ثواقب

شعاعِ شمس سے ہوتے ہین غائب ۔ یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی ۔ اگرچہ

زندگی مین ہے وہ نقلی مُوتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا شعر تو مے گوید کہ با خدا

پیوستیم ۔ تو مے گوید کہ از خود بہار ستیم ۔ ہر کس خبرے دہد از خود بینی خویش

اغنی غرض انیست کہ ما ہم ہستیم ۔ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ

حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہین پہر کسکو اُسکی معیت مین

کلام ہے ۔ لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا

دایرہ شعلہ کے ساتھ ۔ دیکھو اگر عود بتی کو سلگا کے پہراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجد حلقہ ہے

ہمہ از دامِ تُست این صورتِ غیر ؎ کہ نقطہ دائرہ است از سرعتِ سیر

نقطۂ آتش کو جلدی سے پھرائیں تو دائرہ کی صورت مین نظر آتا ہے اور حقیقت

مین یہان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہین ہے اسی طرح نقطۂ وحدت

ہے کہ بسببِ سرعتِ تجددِ تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرہ موجودات کی صورت

مین ظاہر ہوا ہے ؎ این نقطہ زگردشیکہ دارد ؎ بہ صورتِ دائرہ برآید

بگذر زِ خیال و وہم بنگر ؎ تا دائرہ نقطہ نماید ؎ یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق

کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے

صوفیہ فرماتے ہین ۔ اَلْعَالَمُ کُلُّہٗ اَعْرَاضٌ مَجْمُوْعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَاحِدَۃٍ ۔ بلکہ خود

کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے مین تقرب الٰہی تعالیٰ شانہ بڑھتا جاتا ہے

ہے خدا موجود باقی سب عدم ؎ فی الحقیقت ہے سو اللہ نے سو ہم

ع نکته سربسته چه گوئی همه خوش بگو اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهُ قَلْبٌ

بدرستی که درین خانه کور پند نیست اهل دل را **غزل** روزها بفکر من است

این همه شب ها سخنم که چرا غافل از احوال دل خویشتنم از کجا آمده ام آمدنم

بهر چه بود بکجا میروم آخر ننماید وطنم نه بخود آمدم اینجا نه بخود باز روم

هر که آورد مرا باز برد در وطنم مانده ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا

یا چه بوده است مراد وی ازین ساختنم بشکنم قالب تن تا تو مرا کشته سهی

من نیم زاغ و زغن طوطی شکر شکنم وقت آنست که پرواز کنم تا بر دوست

بهوای سر کویش پر و بالی بزنم مرغ باغ ملکوتم نیم از عالم خاک چند روزی

قفسی ساخته اند از بدنم یارب این کیست که از پرده برون می نگرد یا چه شخص است

سخن می نهد اندر دهنم شمس تبریز اگر روی به ما ننمائی والله این قالب

افسرده بهم بر شکنم دل او دیده هر دو خانه تو سر من خاک آستانه تو

اے بادِ عالم سوز من وے شمع شب افروز من ٭ وے پیکرِ دل دوز من از من

چرا رنجیدۂ ٭ خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم ٭ جا بے تو در چشمان کنم

از من چرا رنجیدۂ ٭ رنجیدۂ رنجیدۂ از من خطا چہ دیدۂ ٭ دانم گنہ بخشیدۂ

از من چرا رنجیدۂ ٭ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کنعان گفت ٭ فراق یار نہ

آن میکند کہ بتوان گفت ٭ حدیث ہول قیامت کہ گفت واعظ شہر ٭ کنایتیست کہ از روزگار ہجران گفت

بدہ در غم آن نگار من ٭ ساغر مے مخور مخور خون جگر لعشق او ٭ رو پری

ببین ببین چہرۂ گل عذار من ٭ زلف سیہ مکش بکش پردہ و چہرۂ وانما ٭

ببین کسے میا بیا در دل بقرار من ٭ حرف بدیگران منہ گوش بقول من

جان کسی مبر ببر خسرو دل نگار من ٭ الغرض اکثر بوالہوس یا ضعف مقدرت

کے حج کو نہین جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے

ہین کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہین افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لولاک لما خلقت الافلاک کے یعنی اگر نہ ہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں آسمانوں کو گویا کعبہ کی پیدائش آپ ہی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بصد خرو خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ - صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ ان احادیث کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضہ مقدس نصیب کرے اور ان عدوں کا مستحق بنائے آمین ے گر مے نخوری طعنہ مزن مستان را گر دست دہد توبہ کنم یزدان را تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی کہ مے غلام ست آن را جبکہ توفیق ایزدی مددگار ہوئی تم حج کو جاؤ گے

عرفات - و مقام ابراہیم - و چاہ زمزم - و حجرہ و حطیم و میزاب رحمت کے
نیچے حجر اسود کے روبرو کھڑے ہو کر اور خانہ کعبہ کے اندر جا کر بار
بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا
کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکہ سوے مدینہ چون کردم تگ
رفتم بوداع قبلۂ انس و ملک در رکن و مقام و حجر و زمزم یک یک آواز آمد کہ
لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکْ . مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
خیر اب تو ریل آ رہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ؎ در رنج و بلا قدم بنہ با ہمت
نرمی مکن آئین رضا و صبر بہم نرمی مکن و روشن ز تو بزم بندگی چون شمع است
ہر چند کہ سوزند ترا دم نزنی تو دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ دار و منصبدار
و جاگیرداروں کو خلاف شان تکالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اف تک نہیں کہتے
حدیث حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ میں داخل ہوگے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس

پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے

داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اسطور کہ

منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل رہے، کیونکہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہہ کھڑے ہوئے تھے ؎ دلم در عشق او

آوارہ شد۔ آوارہ ترباد۔ تنم از بے دلی بیچارہ شد۔ بیچارہ ترباد۔ بعدہ قصد

زیارت شریف کرنا۔ روضۂ مبارک کے طرف رُخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا

اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہیں ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک

سلام کرنیوالے کا جواب عطا فرماتے ہیں ؎ آمد نماز شام نیامد نگار من

اے دیدہ پاس دار کہ خوابم حرام شد۔ اور نہایت ادب سے دست بستہ یہہ سلام پڑھنا

یا نبی اللہ السلام علیک۔ انما الفوز والفلاح لدیک۔ بسلام

آمدم جوابم دہ بگو مرہمے بر دل خرابم نہ بپرس لود خاہ واحترام مرا تو بگو علیک

از تو صد سلام مرا بزاری من شنو تکلم کن بگریۂ من نگر تبسم کن بگو لب بجنبان

پئے شفاعتِ من بنگر در گناہ و طاعتِ من بگو یا محمد بہ من بے سر و سامان

قبلۂ دین ہے کعبۂ ایمان ہے لیس لی غیرکَ یا سیّدِ مکی مدنی سویم اگکن نظرے

بر منِ حیران ہے یا نبی کشتی امت بکفِ ہمتِ تست اندرین ورطۂ غم صد

طوفان ہے عاصیم گر گنہ ام سخت غریب زارم رحم فرما بغریبی غریبان ہے

ما گدائیم تو سلطان دو عالم شدہ شاہِ شاہان ہے شاہِ گدایان ہے

از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ مظہرِ نورِ خدا مرشدِ پاکان ہے بار عصیان

بسر آوردہ کُشاعی بدرت یا رسولِ عربی شافعِ عصیان ہے اور اس کمترین

امت و ناچیزِ محض کے جانب سے بھی آستان نبی پر سلام بصد شوق و

ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر تا بار سول کن آمین

دعا اقبول کن یارب تھوڑا آگے بڑھ کے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
پہ سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر و رفیق
شفیق اور ساتھ دفن ہیں فردا قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔
بعد اہلبیت مطہرات ان صحابۂ کرام کی تکریم و محبت میں بھی ہمیشہ رہو جب
پھر وہان کھڑے رہکر جسقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ
شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔ پھر وہان سے
جنت البقیع کو جاؤ اہلبیت و ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو
قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرو بیت المقدس شام کی زیارات
سے بھی متفید و مستفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق
شامل حال ہوجائے تو مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کرلو تا زندگی ادب و
خشوع ملحوظ رکھو ہزارہا آدمی اسی تمنا مین زیرزمین ہوگئے ہین خدا تم کو

کامیاب کرے ۔ فراق یار اندکی نیست ؂ ولیکن چشم اگر نیم موئے بسیار ہست ۔ دلم را سوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ ؂ کند چون صید را آتش کباب آہستہ آہستہ ؂ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ مین اقامت گزین ہو گئے۔ لوگون نے پھر حج کو جانیکی ترغیب دی تو فرماتے تھے کہ راستہ مین شاید موت آ جائے اور مدینہ چھوٹ جائے اسلئے دوبارہ حج کو نہین گئے جنت البقیع ہی مین دفن ہوئے ۔ یا محمد ترا در چھوڑ کہان جائے غریب ؂ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری ۔ عطر را بر تن مزن بر دل بمال ؂ عطر چہ بود نام پاک ذوالجلال ؂ آلعزیز ابی قت یہہ خیال فقیر کے دل مین گذرا کہ کلام مجید مین کہین یہہ مرقوم نہین کہ خدا تعالی نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے تم اونکی بھی اسکی ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب مین صاف آیۃ موجود ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اوسکے فرشتگان درود بھیجتے ہین نبی پر۔ اے مسلمانو درود بھیجو تم اوپر آنکے اور سلام پس درود شریف کی شان آیۂ کریمہ سے مثل روز روشن روشن تر ہے۔ بانی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالی خود بھی درود پڑھتا ہے جسطرح اُسکے لائق ہے اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور ہمکو بھی درود شریف پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ ضعیف عقیدہ والون کے نزدیک تمام عمر مین ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے ولیکن ہمارے مشرب مین تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا ناکافی ہے، جسقدر پڑھے تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کسقدر درود پڑھون

فرمایا جسقدر تو چاہے آخر مین اُنھون نے عرض کیا تمام اوقات مین درود ہی مین مستغرق کر دیتا ہون فرمایا اِذاً یُکْفیٰ ھَمَّکَ وَیُکَفِّرُ ذَنْبَکَ یعنی اب سب تیرے غم دور کریگا اور گناہون کو مٹا دیگا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دعا مقبول نہین ہوتی جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اسکو بھی ترمذی نے روایت کیا ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھپر بھیجے اوسکے معاوضہ مین دس مرتبہ خدا تعالی اُسپر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر و آخر العمل ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کرو وہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ بکثرت درود شریف وہی شخص پڑھیگا جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئاً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اوسکا بہت کرتا ہے فرماتے ہین کہ

گر دور منی و بامنی نزد منی ور نزد منی و لے بی منی دور منی تو جب تک آپ سے

کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد مین ایک نماز پڑھے تو

ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت

رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ہر مرض کی دوا درود شریف ہے دافع ہر بلا

درود شریف ہے آپکی شان خدا تعالی کے سوا کون جانتا ہے کیا کوئی

حق کے سوا انکی حقیقت جانے ہے معرفت رکھتے ہین جبریل ہین تصویری سی

گفتم روم بخواب کہ بینم جمال دوست ہو بد عجبی زبانہ اعتم نمی رسد

سے مجھ سے صفت پوچھو خدا کی تو خدا سے پوچھو شان محمد تو محمد سے فرمند

ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے تو شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

پیچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل درود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ص
لکھدینا کمال بخل ہے اور نازیبا لعنت ہے اوس بدبخت پر جو نام پاک
محمد کو محمد لکھتا ہے العزیز نصائح ثنائی دو چیز آثار نیک بختی ہین خوف
رب جلیل و قناعت بر قلیل دو چیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
جہان مین نہین دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول دو چیز سے خلل ما انتہائی
ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت علما سے رغبت فقرا کی صحبت باعث
سعادت ہے خلق ملیح و زبان فصیح نعمت ہے دو چیز بدبختی کی نشانی ہین
بزرگون کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا دو چیز دلیل احمقی ہین
عورتون کی بات سننا سفلون سے توقع رکھنا دو چیز باعث روشنی دل ہین
ذکر خدا و کلام انبیا دو چیز بہتر ہین ماننا نصیحت بزرگون کی اور قبول کرنا
عذر خطاکارون کا دو چیز انسان کیلئے لازم ہین طلب خوشنودی فی والجلال

سعی معاش حلال دو چیز[12] علامت ایمان ہین بلا پر صبر و نعما پر شکر دو چیز[13] غنیمت جانو
جوانی بوڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے دو چیز[14] دل کو اندھا
بناتی ہین زیادہ باتین کرنا اور بہت سونا دو چیز[15] باعث غیر اطمنانی کی ہین
جو وہم غیر متیقن و تجدد وہم متلون دو چیز[16] نقصان ہین نہین ڈالتی گفتگو بے سنجیدہ
و عمل ناپسندیدہ دو چیز[17] حماقت سے منسوب ہین ستایش اپنی و اتباع بد کیش کی
دو چیز[18] حافظہ کو زیادہ کرتی ہین صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ با وضو رہنا
دو چیز[19] صداقت دوستی ہین ہاتھ بٹانا دوست کا پریشانی ہین اور مشورت
دینا حیرانی ہین ع دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست در پریشان حالی و
درماندگی دو چیز[20] علامت نادانی ہین قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا دو چیز[21]
انسان کو نام آور کرتی ہین ہوشیاری کام مین بردباری علم مین دو چیز[22]
فراست کی علامت ہین دریافت کرنا انجام امور کا اور توقف الزام قصور مین

[۲۳] دو چیز سب کاموں سے بہتر ہیں قول موافق آیات قرآن و عمل مطابق احادیث رسول سبحان [۲۴] دو چیز یعنی دنیا میں خدا کی یاد و آخرت میں اسکا دیدار بہتر ہیں [۲۵] دو چیز یعنی اللہ جلشانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہونچانے سے بہتر نہیں [۲۶] لاشریک لہ کا شریک ٹھیرانا اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے سے بدتر نہیں [۲۷] علما کی صحبت حکما کی نصیحت مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے جسطرح بارش زمین خشک کو [۲۸] قبر میں بے توشہ دفن ہونا دریا میں بے کشتی بیٹھنا کا برابر ہے [۲۹] دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے [۳۰] دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے [۳۱] طالب علم دین کی جنت طالب گناہ کی دوزخ طالب ہے [۳۲] نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش دنیا سے رغبت نہیں کرتا [۳۳] قناعت تقویٰ سے نفع دین متاع دنیا سے خسارہ دین مقصود ہے [۳۴] جسنے گناہ کیا اور ہنستا رہا دوزخ میں روتا رہیگا

جسنے عبادت کی اور روتا رہا جنت مین ہنستا رہیگا [۳۵] عارف کا مقصود خدا اور اوسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے [۳۶] گناہ صغیرہ تواتر سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہوجاتے ہین [۳۷] خدا سے بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہین [۳۸] جیسے دنیا مین بحر و بر مقام ظہور فساد ہین اسیطرح انسان مین دل و زبان [۳۹] تمام گناہون کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنون کی جڑ زبان کی حرکت ہے [۴۰] گناہ جو خواہش نفسانی سے ہو بخشا جاتا ہے جسطرح لغزش آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ غرور سے ہو بخشش کی امید نہین دیکھو قصۂ شیطان علیہ اللعنۃ رباعی

از راحت چند روزہ خوش دل نشوی ٭ وز خنجر رنج و درد بسمل نشوی ٭ گر غافلی از حضور ہستی خدا ٭ اے ننگ عدم ز مرگ غافل نشوی ٭ [۴۱] ای عزیز نصائح بلا

[۱] تین چیز موجب عزت ہین بڈھون کی خدمت جوانون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر
قضائے الٰہی پر رضا تین چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا -
سر برآوردوں سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین چیز کی پایداری
تین چیز سے متصور ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے
اور علم کی مباحثہ سے تین چیز کا دعوی عقلمند نہ کرے شجاعت سخاوت
شرافت تین چیز اختیار کرے حضور قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا
کلام اللہ پڑھنا تین چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی
محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم بے عمل و عمل بے اخلاص
و اخلاص بنفاق علامت بدبختی ہے دولت خواہش سے جوانی خضاب سے
زندگی دوا سے حاصل نہیں ہوسکتی تدبیر نیک کرنی آدھی گذران ہر امر
کی تحقیق آدھا علم ہر امر میں مآل اندیشی آدھی عقل ہے تارک دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہیں دنیا کے[۱۲۲] سے[۱۲۳]
نعمت اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے عقلمند[۱۲۳]

آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعۂ حلال سے لذت حاصل
کرنیکی کوشش کرتا ہے خود پسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہیں[۱۴]
ہمیشہ خوف الٰہی دولت مندی میں میانہ روی غصہ میں حفظ مراتب[۱۵]
مدنظر رکھنا باعث نجات ہے زیادتی کلام وطعام ومنام میں ہلاکی[۱۶]
متصور ہے سلام میں پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے[۱۷]
میں مدارج کی ترقی ہے خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی سے[۱۸]
صحبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے سردی میں وضو کرنا[۱۹]
نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارۂ گناہ ہے اللہ[۲۰]
کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے جو ادب[۲۱]

نہین رکھتا وہ علم نہین رکھتا جو صبر نہین رکھتا وہ دین نہین رکھتا جو تقوی
نہین رکھتا اوسکو قرب الٰہی نصیب نہین ہوتا ہے ۲۱ اللہ قہار سے ڈرو
حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی برائی سے روکو ۲۲ دنیا سے محبت
نہ رکھو کہ وہ مومن کا گھر نہین ہے شیطان کے ساتھی نہ ہو کہ وہ مومن کا رفیق
نہین ہے کسیکو ایذا دو کہ یہہ مومن کا شیوہ نہین ہے ۲۳ جسکا دل دانا ہو
بدن صابر ہو شئے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے ۲۴ خوش حال
وہی ہے جسنے دنیا کو اسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر مین داخل ہونیکے
پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا ۲۵ بلا پر صبر کرنا
آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے ۲۶ مسجد ذکر خدا
قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جسمین شیطان داخل نہین ہوسکتا ۲۷ سب دنون سے
بہتر جمعہ کا دن سب مہینون سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے [28] دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جوئی سے
بہتر کوئی چیز نہیں [29] اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
جس میں خالص رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس میں ایمان جاوے [30] خوشبو عبادت
عورت دنیا میں پسندیدہ ہیں [31] محبت الٰہی معرفت کی بنیاد گناہوں سے بچنا
یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہے [32] خودپسند گمراہ مال پر
بھروسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہان ذلیل ہے [33] تکبر کو تواضع سے
بخیلی کو قناعت سے حسد کو خیرخواہی سے بدلنیوالا مومن ہے [34] لڑکپن میں بیوقوفی
جوانی میں سستی بڑھاپے میں سستی انسان کا خاصہ ہے۔ فنا کے تین ہی درجے ہیں فنا فی الشیخ
فنا فی الرسول فنا فی اللہ [35] بکا کی تین قسم ہیں خوف عذاب خوف غضب
خوف جدائی پہلا گناہوں کا کفارہ ہے اوسکا ثمرہ نجات دوسرا پاک
کرنیوالا ہے اوسکا ثمرہ بلندی درجات ہے تیسرا باعث قرب

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الٰہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی
اے شیفتہ بہار گلزار جہان تو غافل چہ نشستہ ز اسرار جہان تو از ہجر زمانہ لحظہ لحظہ سیلاب تو ہر لحظہ ہمی رسد بدیوار جہان الحزب النصائح رباعی چہار چیز
مطمح نظر ہین صورت بندگی سیرت افگندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با
مردمان چہار چیز زیادتی دولت کی ہین بدون سے نفاق نیکون سے
اتفاق دوستون سے تلطف دشمنون سے مدارا چہار چیز چہار چیز کو یاد دلاتی ہین بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نامرادی
بہجت کو چہار چیز علامت صاحب دلی ہین غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا
ہر کسیکو کافر نہ کہنا کسیکے دل کو رنجیدہ نکرنا کسیکا راز فاش نکرنا چہار چیز
سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون
کیساتھ لڑنے سے اور علماء و فقراکی حقارت کرنے سے ۔ چہار چیز کیسے

چار دشمن ہین مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت صحبت کا قرض فان
القرض مقراض المحبتہ چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہین دشمن بسیار
قرض بسیار پریشانی روزگار مجامعت باربار چار چیز پہر واپس نہین آتین
عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی
بر لب جوے نشستہ گر آب بہ بین کین اشارت ز جہان گذران ما را بس
از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال تو چند انکہ او فغان کندو جامہا درد
چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہین وفا کرنا عہود پر نگاہبانی کرنا حدود پر
صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بنا و کیونکہ دریا گہرا ہے
کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھ ہلکا کرو کیونکہ گہاٹی سخت ہے
خالص عمل کرو کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے شرم مردون کی خوب ہے
مگر عورتون کی خوب تر انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک نمر توبہ بوڑھون کی نیک ہے گر جوانون کی نیک تو بخشش غنیون کی نیک ہے مگر فقیرون کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نماز ہر ماہ تین روزے رکھنے سے حق روزہ روزانہ سو آیتہ پڑھنے سے حق قرآن ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے۔ سجدہ سہو سے نماز فطرہ سے روزہ۔ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیری شکم ظالمون کی خوشامد گناہون کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے روزہ رکھنا نیکون کی صحبت رکھنا۔ گناہون کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ اور خیرات نکرنا خوف دوزخ کا دعویٰ اور گناہون سے نہ بچنا یہہ محض جھوٹے دعوے ہین پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

[۱۸] استغنا قناعت مین راحت آزادی مین لذت صحت جسمانی مین رزق اسمان مین ہے [۱۹] خالق کی موافقت مخلوق کی بہی خواہی نفس کی مخالفت بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے [۲۰] ازروے توریت تقدیر پر رضامندی وازروے انجیل شہوتون کا توڑنا وازروے زبور تنہائی و گوشہ نشینی وازروے فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے [۲۱] خواہش ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے [۲۲] اغنیا مین حضرت سلیمان غلامون مین حضرت یوسف بیمارون مین حضرت ایوب فقرا مین حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا دلیل و نظیر فرمائیگا [۲۳] نیند کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلصراط پر خواہشات کو جنت پر منحصر رکھو [۲۴] درد عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہون زیادہ تصور کرو [۲۵] جوانی کی قدر بڑھاپے مین آرام کی قدر تکلیف مین صحت

کی قدر بیماری میں زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی ۲۶ ملک الموت
روح کو قبض ورثاء مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے
۲۷ خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتیں جمع مال کیلئے غریب معرفت الٰہی
کیلئے علم مسلمانوں کی بھلائی کیلئے ہدایا درکار ہے ۲۸ غصہ میں معافی
تنگی میں بخشش تنہائی میں پارسائی خوف میں اظہار حق مشکل ہے ۲۹ توبہ الٰہی کے
وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا گم شدہ پر راضی رہنا
سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے عورت پر اعتماد نہ کرے مال پر
غرور نہ کرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے علم لاینفع نہ پڑھے
۳۱ آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین
رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا میں کوئی نہیں رویا ۳۲ جو کہ عورت نہیں رکھتا
آسائش تن کی نہیں رکھتا جو کہ فرزند نیک نہیں رکھتا آنکھوں کی ٹھنڈک

نہین رکھتا جوکہ برادر ہمرنگ نہین رکھتا قوت بازو نہین رکھتا جوکہ زر نہین رکھتا دنیا کی عزت نہین رکھتا جوکہ یہہ چار نہین رکھتا کچھہ غم نہین رکھتا

قطعہ اسکندر و کیقباد و جمشید رفتند بصد ہزار امید کو بار غم آخرت ہمہ بردند آنکس کہ بفکر کا دُخر مُرد العزیز نصائح خماسی علما کی حقارت سے دین کا اقربا کی حقارت سے دُنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض ازدیاد نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا پسندیدگی نتیجہ ہے محتاج کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی اولاد مطیع والدین گناہون سے توبہ کرنیوالا نیک ہین زبان و فرج کی حفاظت کرنا حصول نعمت دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

توانگری قناعت مین سلامتی گوشہ نشینی مین بزرگی ترکِ خواہشات مین صبر کا ثمرہ قلیل مدت مین فائدہ کثیر عرصہ مین حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تونگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو گذرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقرا کو راحتِ نفس اطمینانِ قلب بندگی رب سبکی حساب بلندی درجہ امرا کو تکلیفِ نفس بےچینی دل چاپلوسی اہل دنیا گرانی حساب پستی درجہ نصیب ہے صحبتِ نیکان تلاوتِ قرآن خلوے شکم عبادتِ شب عاجزی وقت صبح تجلی دہ دل ہین۔ قرآن کی آیتون مین غور کرنے سے توحید و یقین مین ترقی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نعمتون پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے اوسکے وعدون پر بھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی وعید مین فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تقصیرات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے شکر کو نعمت پر ہجنت کو راحت پر
ذلت کو عزت پر خاموشی کو بیہودہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
اتقیا کا کام ہے مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الٰہی میں فراغت
ڈاکوؤں سے امن نیک نامی و سخاوت نیکوں کی صحبت حاصل ہوتی ہے
جس شخص میں امید طویل پرہیزگاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو
اوسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے
ولیکن مہمان کو کھلانے میں میت کی تیاری میں بالغہ کے نکاح میں ادائے قرضہ میں
گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے سرگوشی بہید کو صدقہ مال کو خلوص
عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے آدم علیہ السلام نے
گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہوئے نفس پر ملامت کی توبہ میں جلدی کی
رحمت خدا تعالیٰ سے نا امید نہ ہوئے ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت حق سے
ناامید ہوا جسقدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جسقدر
عذاب سہنے کی طاقت ہو اوسیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا
حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر میں کفایت کرے جسقدر مدت
بہشت میں رہنے کا ارادہ ہو اوسیقدر عمل کرو سب محافظوں سے بہتر زبان
سب لباسوں سے بہتر پرہیزگاری سب باتوں سے بہتر قناعت سب
نیکیوں سے بہتر نصیحت سب لذتوں سے بہتر صبر ہے اللہ تعالیٰ کے
وعدوں پر کلی اعتماد خلائق سے کلی نفرت اعمال میں خلوص ظلم پر تحمل
موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے ہر وقت کلمہ طیب
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھنا
ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوع گناہ کے وقت
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
کی خوشی خوف خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی
خوشی دیدار الٰہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
یوں مانگا کرو کہ الٰہی امیدِ دراز نے فریب دیا محبت دنیا نے ہلاک کیا
شیطانِ لعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہمنشین نے
گناہوں میں اعانت کی بس اے فریاد رس فریاد رسی کر اگر تو رحم و کرم
نکریگا تو سوا تیرے مجھہ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
در حضرتِ ما دوستی یکدلہ کن ہر چیز کہ غیر ماست آنرا یلہ کن و یکدم

باخلاص بیا بر درمن گر گنہگار توبہ بر نیاید آنکہ گلہ کن چو خم زبہر غم وصبر نیست جز شکر نیست چو این تیز نصیب ہر عنبر نیست چو بد کے دہان آن جنب جانی شیرین بود انچہ تلخ دانی الغرض النصائح سداسی کتاب الدین افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الٰہی تعالیٰ شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہراؑ سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا حرام کو حلال ٹھہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی ہے دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہوں کے طرف خواہش شہوتوں کے طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا عذاب بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نمازیوں میں مصحف بے تلاوتی گھر میں۔ قرآن فاسق وفاجر کے سینہ میں نیک عورت ظالم شوہر کے قبضہ میں نیک مرد بدکردار عورت کے پنجہ میں عالم نصیحت

ناشنوا قوم مین محض بیکار ہے جسنے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
جسنے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسنے خواہش کا کہا مانا اوس سے
عقل گئی جسنے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسنے بدن کا کہا مانا
اوس سے جنت گئی جسنے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیان گئین
مقبولیت عبادت مین اسم اعظم قران مین غضب الہی گناہون مین
شب قدر رمضان کی طاق راتون مین صاحب دل عام لوگون مین
موت زندگی مین پوشیدہ ہین جسنے اللہ تعالی کو پہچانا اُسکی بندگی
کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا کو
پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی باطل کو پہچانا
اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عمل دلیل علم فہم ظرف علم
عقل پہر نیکی خواہش مرکب گناہ مال چادر تکبر دنیا بازار

آخرت ہے غذائے ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہین جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ ترک نہین کرتے علم کے بعد عمل نہین کرتے عمل مین اخلاص نہین رکھتے رزق کھا کر رازق کا شکر ادا نہین کرتے تقدیر پر رضامند نہین ہوتے مُردون کو دفن کرکے عبرت نہین پکڑتے اُنکے قلوب فساد سے بھرے ہین حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو وفا بد اخلاق کو سروری نوشتہ تقدیر کا رد نہین نفس کو گناہون سے مجتنب رکھنا دل مین خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے دور اور اہل خیر سے قریب رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت عمل کو تھوڑا جاننا اپنے دل کو اوس چیز کی طلب مین مشغول رکھنا جسکا عہد ازل مین کر چکا ہے بیفکری اوس چیز سے رکھنا جسکا ضامن خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگھبان رہنا مقبولیت توبہ کے علامات ہین بخشش کی امید پر گناہوں مین طول دینا بغیر عبادت کے قرب الٰہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار ہو کر معصوموں کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے زیادہ اللہ جل جلالہٗ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریب حماقت ہے سب سے بہتر عقل خداداد (معرفت الٰہی) ہے اگر وہ نہو تو طریقہ نیک (شرع) اگر وہ بھی نہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہو تو (اعتکاف) یعنے گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہو تو (بجز نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہو تو پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی درد اگر غم زمانہ بس جان کاہ اول قدمش بسوے دوزخ راہ ست گو غافل منشین و غم مخور شاد بزی تا این معنی لا الہ الا اللہ ست ہے سر فنا کم گذر کر دی صفا آوردہ توبے جی

مگذر کہ ما ہم جسم وجانے داشتیم کہ از فریب باغ ہا آن غافل مشو اے عندلیب بیشتر ما ہم درین باغ آشیانے داشتیم ألعزیز نصائح سات عی سایہ بادشاہ عادل جوان صالح بخوف خدا تنہائی مین رونیوالا پنجوقتہ مسجد کو جانیکا مشتاق چھپا کر صدقہ دینے والا لِلّٰہ دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ وقدرت رکھتے ہوے زنا کاری سے انکار کرنیوالا سایہ عرش پائیگا بہت ہنسنے والا ذلیل ہوتا ہے لوگون کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی عادت یا کام کی کثرت کرنے مین اوسی سے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے بیہودگی بڑھتی ہے۔ بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے پرہیزگاری گھٹتی ہے پرہیزگاری کے انحطاط سے دل مُردہ ہو جاتا ہے تعجب خیز وحیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو پہچانے اور ہنستا رہے دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شئے مفقود سے

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے عذاب دوزخ سے خائف ہو اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ کی پرستش کرے شیطان کو عدو ظاہر سمجھے اور اسکی اطاعت کرے دنیا اوسکے لئے گہر ہے جسکو گہر نہین اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی فکر نہین جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہین مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہین درپئے رہتا ہے وہ جسکو علم نہین حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہین کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہین فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو عزت عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیرشکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالے کا دل سمندر سے زیادہ تونگر ہے اغلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا عورت کے دبر سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پینے والا قیامت مین مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ مین جلایا نہ جائیگا

رباعی گر زندہ ام آلودہ بہ افکار تنم ٭ ور مردہ ہمان بہشت و دوزخ وطنم ٭

یارب بگو بذات پاکت سوگند ٭ کز دوش چگونہ بار ہستی فگنم ٭

مثنوی نشستی دست و پا و دل نشستی ٭ کدورتہاے آب و گل نشستی ٭

دل از ناپاکی باطن چہ پاک ست ٭ اگر ناپاک شد دستت چہ باک ست ٭

ایضاً نیز نصایح تماشائی آنکھہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے

عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے

آگ لکڑی سے کبھو سیر نہین ہو سکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روزہ

بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جاے قراءت بے فکر جسکا اثر دل پر

نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقوی حاصل نہو مال بے سخاوت جس سے

لوگون کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین باہم یکدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہو دعا بے خلوص جسمین دل رجوع نہو بیکار ہین
باندی غلام کا آزاد کرنا مسافرون کی مہمانی کرنی محتاجون کی دستگیری
کرنی افسردہ دلون کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہون
کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگون کی توقیر کرنا چاہیئے
دل مین خوف وامید زبان پر حمد وثنا آنکھہ مین حیا وبکا ترک دنیا طلب
رضائے مولا عارف کے علامات ہین شکر نعمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے
حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب
نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زینت ہے
کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
لذت عبادت ہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
محبت آخرت لوگون کی عیب جوئی چھوڑ دینے سے اپنے عیوب بجا رہتے ہین

صفاتِ الٰہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نورِ چشم آدمی افزون شود
از ہشت چیز گر میسر میشود با وضو نظر کن ہر زمان بر زر و بر مصحف و شیخ
کبار و شاہِ عدل خط خوب حسنِ خوب سبزہ و آبِ روان رباعی
نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ از قطع تعلقم بود حشمت و جاہ ترکِ اسباب
بہ زجمع اسباب کز دولتِ فقر ہر گدا گردد شاہ العزیز نصائح نتائج
غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسائش جسم محبتِ مال ثنا پسندی
تکلم دروغ گوئی خطاؤن کی جڑ ہین نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی
محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثار نیکوکاری
نرمیِ قلب گذر پل صراط نجات دوزخ ہمسائیگی صالحین مشہور ہے
زمین زبان حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر جوت
سے دوڑتا اور بُرے کام کرتا ہے وائے تیرے حال پر ایک دن ہو کر

ایسا آئیگا کہ میرے پیٹ مین تجھکو تیرے ہی اقربا وشناسا سب لیکے تال گرادینگے
جسطرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بھگتیگا جسطرح یہان ہنستا ہے
وہان روئیگا یہان خوش ہے وہان مغموم ہوگا یہان مال جمع کرتا ہے
وہان پشیمان ہوگا یہان تو حرام کھاتا ہے وہان تجھکو کیڑے کھائینگے
یہان تکبر کرتا ہے وہان ذلیل ہوگا اوپر روشنی مین پہرتا ہے اندر
اندھیرے مین پڑا رہیگا اوپر جماعتون کے ساتھ پہرتا ہے اندر تنہا دفن ہوگا
تیرے یہہ سب کرشمے میری ہی پیٹھہ و پیٹ مین ہونگے رباعی خواہی کہ
درین زمانہ مرد گردی بخوا اندر رہ حق صاحب درد گردی بخور روزان و شبان
بگرد مردان میگرد بخو مرد گردی چو گرد مرد گردی العزیز نصائح عشاری
مسواک کرنے مین دس فائدے متصور ہین طہارت دہان رضائے رحمان
عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑھون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندفاع ضرر از دیاد بصر قبولیت نماز جس کو دانا سچائی قناعت کے ساتھ

صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوت کے ساتھ غم خوف خدا

کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم

کے ساتھ علم نافع حلم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب

ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے

مطلب بغیر عمر کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تونگری

بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد نفس بغیر

توفیق کے دفعیہ تشنگی بغیر آب خنک کے حاصل نہیں ہوتی عالم جو مسئلہ نہ بتلا کے

علم جس پر عمل نہ کیا جائے رائے جو پسند نہ کی جائے ہتیار جو استعمال میں نہ لایا

جائے مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے مصحف جس میں تلاوت نہ کی جائے مال جس میں

زکوٰۃ نہ دی جائے گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر جسمین زادِ آخرت مہیا نہ ہو نافع نہین علمؑ اچھی میراث ہے ادب اچھا پیشہ ہے. تقوی اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق اچھا ہمنشین ہے. حلم اچھا وزیر ہے. قناعت اچھی تونگری ہے توفیق اچھی مددہے. علم صالح اچھا رہبر ہے. موت اچھا ادیب ہے فاعتبروا یا اولی الابصار جسنے اون صفات کو اختیار کیا دنیا و دین مین کام اپنا بنا لیا حق تعالی کے ساتھ صدق نفس کے ساتھ قہر خلق کے ساتھ انصاف بزرگون کے ساتھ خدمت خوردون کے ساتھ شفقت درویشون کے ساتھ سخاوت. دوستون کے ساتھ نصیحت دشمنون کے ساتھ حلم عالمون کے ساتھ تواضع. جاہلون کے ساتھ خاموشی ع جوابِ جاہلان باشد خموشی

رباعی غم چند خوری زِ کارِ نا آمده پیش کز رنج ست نصیبِ مردم دوراندیش
خوش باش جہان تنگ مکن بر دلِ خویش کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

اے نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصال ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کروگے وہ فقیر کی روح کو پھونچاویگا خدا تعالی تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تمکو مکرر اگر کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہوسکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی جال جنجال بلکہ کینجال ہے جو دنیوی اشتغال اور اوسکی محبت کے قید دوام سے نکلنے نہیں دیتا ورنہ پچھتاؤگے پچتاؤگے یک نکتہ بس است اگر شعور است تو ورنہ چو چراغ پیش کور است خوبیٔ و خود نمائی تراد و بندہ ہست یکی این یک سخن من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تمنا ساتھہ نہ لیجانی چاہئے الحمد للہ علی حلمہ بعد علمہ وعلی عفوہ بعد قدرتہ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہوس پھر بھی یہی
کہتا ہوں کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال مدنظر رکھکر اسکو اپنے
لئے کارنامہ ہدایت بناؤ گے تو انسان کامل بن جاوگے اور دامنِ مقصد کو
گلِ کامیابی سے پُر کرو گے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤ گے جو
فقیر اِس وقت لیجا رہا ہے ؎ بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری ۔ بخر جانِ من
ورنہ حسرت بری ؎ یاد داری کہ بوقتِ زادنِ تو ۔ ہمہ خندان بدند
تو گریان ۔ آنچنان زی کہ بعد مُردنِ تو ۔ ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ۔ اینجا حکم تو نافذ است آنجا ہم ۔ امروز جو
پردہ پوشیِ من کردی ۔ یارب ندری پردہ من فردا ہم ۔ جناب امیرالمومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اُنظُر اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنظُر اِلیٰ
مَن قَالَ ۔ یعنے جو کہا گیا اسکو دیکھو کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھو اگر فقیر کی

یہہ تحریر بطور غرور ہے تو نظر انداز کرے اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلی اعلی پر نظر رکھو ؎ تونگری نہ بمال است

پیش اہل کمال زکر مال تالب گورست بعد ازان اعمال زمن آنچہ شرط بلاغت

با تو میگویم تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک روز بہلول

دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا اوسکو متفکر دیکھکر کہا کہ سبب

اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکرمند ہوں

؎ ہمیشہ در پے نواره این سخن جاریست زکلاه چہ مردم دنیا دون

نگون ساریست بہلول نے کہا کہ تجھکو یہہ اندیشہ نکرنا چاہیے کیونکہ

دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہہ بادشاہت تجھہ تک نہ پہونچتی ؎

اعتبارے نیست قدسی طائر اقبال را این کہ ہر زبان مشتاق باہم دیگر است

ہاے رمی دنیا پیچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ الدُّنیا زُورٌ ولا تحصل
الا بالزور الدنیا جیفۃ وطالبوھا کلاب ؎ بنیا دل
نہ بندد ہر کہ مرد است چونکہ دنیا سر بسر اندوہ و درد است ؎ بر و بارے بگورستان
نظر کن بنگر کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است ؎ تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
حدیث حُبُّ الدُّنیا رَاسُ کُلِّ خَطِیۃٍ ؎ تیرا سر فعل خواب و خیال ہے
وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ؎ این جہان با کس وفا داری
نکرد ؎ داغ حسرت داد و غم خواری نکرد ؎ تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
تیرا لینا عاقبت کا کھو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایۂ ابدی کا
پیدا کرنا ہے اسمیں شک نہیں کہ تو رابطے اقامت و ثبات کے استقامت
ہے اسمین ایک ہی بات کے مختلف اور متضاد اثر مترتب ہوتے ہیں اور
ایک ہی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

رنج وملال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھکو آنکھ اوٹھا کر دیکھتا
نہین تیرے عیش کا زخم بے مرہم ہے تجھپر طلاق ابراہیم بن ادہم ہے
تو خانۂ محبت و بیدادی ہے راندۂ جنید بغدادی ہے تو جرعہ جان سوز
تلخی ہے مہجورۂ شقیق بلخی ہے تو مایۂ غفلت و بدنامی ہے ملعونۂ بایزید بسطامی ہے تو
چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشقیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل اللہ
کو یہہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَّالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وہ تجھین
تین قبائح مین محنت سے ہاتھ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت
سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است وکار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی
امام الوقت نور اللہ تعالی مرقدہ فرماتے ہین کہ دنیا پانچ ضرورتون سے
بڑھکر نہین کھانا پینا پہننا خوشبو جماع اسکے نتائج یہہ ہین کہ کھانے
مین شہد پینے مین دودھ لباس مین ریشم خوشبو مین مشک جماع مین عورت

انکی اصلیت یہہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ
ہے ریشم کیڑے کی پچال مشک ایک خون کا لوتھڑہ ہے جماع پیشاب گاہ
مین پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پچال دودہ کا پیشاب
ریشم کا تکبر خوشبوئی کا ناپائداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بہر
ناپائدار دل بستگی را نشاید ع منہ دل برین سرای ناپائدار کہ زسعدی ہمین یکسخن
یادگار کہ مولانا ع ہست دنیا ہمچو حنظل ای پسر ظاہرش خوب است و در
باطنش پر زہر ہمی نماید ظاہرش گر رنگ و بو زہر دارد لیک اندر باطن او ہمچو
رباعی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے تو جب تنگ جئے جئے جب
اجل آئی مر رہے تو رہ رو ہمیشہ چاہئے باندھے کمر رہے کہ دنیا وطن
نہین کہ آئے پسر رہے ع اگرچہ بہرگی جدا خواہی شد کہ زان کہ بزندگی
جدا باشی از وی ہم در صورت وفای حیات مستعار و دم ناپائدار باقی ہے آئندہ

زیادہ اللہ معنا والسلام علی من اتبع الہدی ٭ اب اس دعا پر اس نامہ
کو ختم کرتا ہون کہ الٰہی مین معصیت کرتا ہون تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن ابلیس شاد فردا قیامت اگر تو
عقوبت کرتا ہے پھر تیرے دوست اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن شاد
الٰہی وہ دو شادیان اپنے دشمن ابلیس کو اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ندے آخر مین عفو کریگا اول شرم سار نکر رباعی روزیکہ بود
اذا السماء انشقت ٭ واندم کہ بود اذا النجوم انکدرت ٭ من دامن تو
بگیرم اندر عرصات ٭ گویم صنما بای ذنب قتلت رباعی یارب شدہ ام
تبہ بیامرز مرا ٭ شد روی دلم سیہ بیامرز مرا ٭ دردا کہ بجز گنہ نکردم کاری
بخشندہ ہر گنہ بیامرز مرا ٭ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند ٭ قسمی بمن
رند پریشان بخشند ٭ گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند ٭ ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

يلوح الخط في القرطاس دهراً وكاتبه رميم في التراب ؎

نوشته بماند سیاه بر سفید ۞ نویسنده را نیست فردا امید ۞ هر که بخواند دعا طمع دارم

زانکه من بندهٔ گنهگارم ۞ حافظ وظیفهٔ تو دعا گفتن است وبس ۞ در بند

این مباش که نشنید یا شنید ۞ اللهم اقذف في قلبي رجاءك واقطع

رجائي عمن سواك حتى لا ارجو احدا غيرك اللهم ارزقني

حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربني الى حبك وصلى الله على

خير خلقه سيدنا وشفيعنا ومولانا محمد وآله وسلم برحمتك

يا رحمن يا رحيم ۞ تحرير في التاريخ ۱۵ شعبان المعظم سنه [illegible] هجري نبوي صلى الله عليه وآله وسلم

راقم آثم بیر دعاگو

محمد عبد العزیز

عفی عنه و احسن الله احواله و عاقبته آمین

خاتمہ نسخہ

مخفی نماند اس علالت پیرانہ سالی میں وہ سہایا خوب تر سے تمکو خبردار

۱۳ ۲۶

کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغتنمات سے تصور کیا ہے

قصہ شہرت شد و جامی را لیکن ہمہ نظم آبدار نوشت کہ بہر احباب بر صحیفہ دہر

نگشت چند یادگار نوشتہ کو پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے

دماغ ایسا نقاہت سے ہے لرزاں کہ لبماں آسیا آب گرداں ہے

غشیان و اعصاب شکنی سب کچھ جو امراض جنجال بدن میں مبتلا ہے کہ کسی

کچھ طاقت ہے نہ قوت نہ صحت ہے نہ صحت ہے نہ صحبت

پیر و مرشد کے چند روزہ فیض صحبت میں جو کچھ سنا تھا گوش خرد

اثر سے وارد تمہارے خاطر تیر قلم کیا جو کوئی دوست محب بیاد

آتا ہو اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصائح الافاق

اسم باسمٰی کے صدہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت پیر پیشہرو صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیز الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً قلب منور ہوجاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہوچکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علیٰ کے حکم سے ہی یہہ لاجواب کتاب لکھی گئی ہے دیگر ہیچ افسوس ہے کہ اِس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہین لیتا لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اسمین کوئی ایسی بات نہین ہے ولیکن سہ یک ہنرداری و ہفتاد عیب ہمہ دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر کو اسکے طبع پر اصرار بیشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ نہ انکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہہ رقعہ تحریر و ترسیل کیا وہو ہذا —

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃً حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومۂ صاحبزادگانِ
بلند اقبال الموسوم عزیز الآخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
دیکھا فی الواقع اسم بامسمّٰی ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
ہر ہر نصیحت اسکی موتیون مین تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
جو کچھہ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث مین آیا ہے یا اقوال اکابرین
دین سے پایا گیا ہے. بڑے چھوٹے سب کیلئے ازبس مفید ہے صاف
اُردو ہونیکی وجہ سے کم عمر لڑکے اور مستورات بھی اِس سے مستفید ہو سکتے ہین
مبتدیون کے واسطے اِس مین علمی، واخلاقی معاش ومعاد دونون طرح
کے فوائد متصور ہین اِس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاقِ حمیدہ وموعظت حسنہ کی

والی ہے فی زمانا کہ ایک طوفان ناولون کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
دیگا جو دلچسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولون مین ہوتی ہے وہ پند و
نصائح کی کتابون مین ڈھونڈے نہین مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم
ہوتی ہے لیکن مآل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابون کے مطالعہ
دائمی مسرت حاصل کرتے ہین اور ایسی ہی کتابین بگڑے ہوے لوگون
کو راہ راست پر لاتی ہین اس قسم کی کتابون کی جسقدر زیادہ ضرورت
ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہین میری راے مین ہر شریف شخص کے
نزدیک اسکا ایک نسخہ رہنا اسطرح ضرور ہے جسطرح کہ وبائی امراض کے
دفعیہ کیلیے پیش از پیش دوائین رکھی جاتی ہین جس خلوص نیت اور
مذہبی ذوق اور راسخ الاعتقادی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہین کہ

سچی بات دل پر کالنقش علی الحجر ہو اِس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین و دنیا دونوں جہان میں خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہیں دیکھیں کہ مذہب اسلام میں کیسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست بازی اسمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائینگے کہ بیشک یہہ (تواریخ عزیزیہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب کے تقسیم کے لئے نیازمند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیگا جو کچھ قیمت ہو گی گذران دی جائیگی جزاکم اللہ احسن الجزا فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم رؤیا میں بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہوں لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع عالم پیر و مرشدم مدظلہ تم اسکو طبع و مشتہر کرنا ہے صبح پیری مید مدآخر دے ہشیار شو خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین تمت بالخیر والحمد فقط

خاکسار بشیر الدین احمد دوم تعلقدار

۲۶ ۱۳

تقریظ بے ریا آنتو پیر مسالکِ مسالکِ طریقت ہادی مراحلِ شریعت خلاصۂ دودمانِ مصطفوی چراغ شبستانِ بزمِ مرتضوی ساربِ مسارب وحدۃ الوجود شاربِ مشاربِ شہود عارج معارجِ ایقان دارجِ مدارجِ عرفان پیر جوان سیدی وسندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سید عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین پروردگار تیری حمد اس طرح مجھسے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے اور نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی میں وہ باعث موجودات نظر آئے بلکہ ظرف ومظروف کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جاوے

گرچہ صد مرحلہ دوراست زپیشِ نظرم ؎ وَجْهُهٗ فِیْ نَظَرِیْ كُلَّ غَدَاةٍ وَعَشِیّ ؏ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى

وَاہرِتِ حَالِہٖ سَیِّدِیْ سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ مدح و ثنا لکھوں لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال آدمی صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرض و روگردان ہو اور ہمہ تن محوِ جمالِ ذو الجلال ہو سبحان اللہ لڑکوں کو وصیت اسطرح کی کہ انھیں محبت الٰہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینوں کو علوم معرفت سے بھر دیا یہہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشت در پشت تک اُن کے کام آئے خداوندِ عالم مصنف کو جزائے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کان اللہ لہٗ۔

از عالم با عمل جناب مولوی ابو المظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ وعلیٰ آلہ اہل الصدق والصفا اما بعد مجھکو اِس کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ
۱۳۲۶ھ
طریقت کا خلاصہ شریعت کا لُب لباب ہے مسلمانون کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار وصایا)
۱۳۲۶ھ
اللہ تعالیٰ اِسکو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین مین نیک نام فقط

قطعۂ تاریخ

طبعزاد جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد العزیز این رسالہ	چون رقم زد عزیز البرایا
سال نیکو چہ نوشت احمد	دلکشا خوب نادر وصایا
	۱۳۲۶ھ

تقریظِ شاعرِ شیرین زبان جادو بیان صاحبِ طبعِ سلیم میر تہنیت علیخان صاحب تسلیم

بے ثباتی دارِ فانی کی یہہ دیتی ہے خبر — ایک حالت پر نہین رہتا یہہ دورِ آسمان

صبح کو فصلِ بہاری کے چمن مین تھے مزے — شام کو گلشن مین تھی رونق فزا بادِ خزان

بلبلِ شوریدہ سر بیٹھی تھی کل جس شاخ پر — آج اوسمین ایک پتے کا نہین نام و نشان

جا بجا تھے وجد مین طاؤس رقصان جس جگہ — آج دیکھا غور سے جا کر تو تھا ہو کا مکان

خیرہ چشمی نرگسِ شہلا کی سب جاتی رہی — نام کو باقی نہین اوسکی کہین سر مستیان

کالی کالی کل جہان گھنگور چھائی تھی گھٹا — ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس جگہ گوہر فشان

بھینی بھینی عطر افشان تھی جہان بادِ بہار — بلبلِ نالان وہان ہے آج سرگرمِ فغان

تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی — خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودان

جلتے تھے جو سلیمانِ زمانا آپ کو — کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورِ ناتوان

جامِ جم ہے اب نہ ہے آئینۂ اسکندری — قصرِ کسری پر فقط اک بوم ہے نوحہ کنان

دولت طغرل کہاں اور شان سلجوقی کدہر
اب نہ کچھہ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھہ اسکا نشان

دیکہی باقی ہین دنیا مین نہ سامانی کہین
موت کے پنجے سے پا سکتا نہین کوئی اماں

کارخانہ ہے فنا کا ہستی ناپایدار
ہاں مگر رہتی ہین باقی بعد مردن نیکیاں

سامنے میرے دہری ہے اک کتاب لاجواب
نیکیوں کا آئینہ ہے اور مجسم خوبیاں

ہے مزین اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھہ کر
کانپنے لگتے ہین لڑکے خوف کہاتے ہین

آخرة کا اک ذخیرہ ہے یہہ دار الآخرة
اسکے اک اک حرف مین پنہاں ہین سب نیرنگیاں

مژدہ دیتی ہے گنہگاروں کو توبہ کا کبہی
ہی ریاکاروں کی طاعت پر کبہی نفرین کناں

پارساؤں سے یہہ کہتی ہے نہ اترانا کبہی
کر نہ دینا عمر بہر کی بندگی کو رائگاں

انتخاب بیمثال ایسا کبہی دیکہا نہین
بند کوزہ مین کیا ہے اک بحر بیکراں

اسکے ہر ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہین ملک
اسکی ہر ہر سطر پر قربان حوران جناں

انتخاب نسخہ دین مولوی عبدالعزیز
متقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کسقدر تکلیف فرمائی گوارا آپنے
آپنے سر پر جو لیا تالیف کا بار گران

کیون نہ مقبول خلائق ہو مولف کی کتاب
با خدا دنیا مین ہوتے ہین بھلا ایسے کہان

ہین مخاطب عبد رحمن احمد عبد اللہ سے
آپکے لخت جگر دونون ہین اور آرام جان

ہے حقیقت مین یہہ منشا اس وصیت کا کہ قوم
لے سبق عبرت کا اس سے اسکو سمجھے حرز جان

بندہ پرور شاہ آصف مہربان اوسکا وزیر
شہریار ایسا سخی دستور ایسا قدردان

شاہ آصف کا ہے سایہ سایۂ فضل خدا
شاد کی تدبیر سے ہے ملک سارا شادمان

علم کا چرچا ہے اور ذی علم پاتے ہین صلہ
ربع مسکون مین دکن ہے آج کل نصف جہان

شاہ سے اور شاد سے امید ہوتی ہے قوی
ہو نہین سکتی مولف کی یہہ محنت رایگان

داخل تعلیم ہوگی یہہ کتاب دلپذیر
قوم کی جاتی رہیگی غفلت خواب گران

گرچہ مین کیا اور میری راے کی وقعت ہی کیا
مین ہون اک بندون مین شہ کے کمترین بندگان

غنچۂ دل بادصرصر سے ہے مرجھایا ہوا
ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

بخت جب یاور نہو تو کام کچھ آتا نہین — فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراطِ زمان

ایک دل اور اوسمین سو سو آرزوؤن کا ہی خون — ایک سر اور اوسمین سودے ہین ہزارون ہی نہان

بے سبب دشمن بنا ہے آسمانِ کینہ جو — کچھ سمجھ مین ہی نہین آتی ہین اوسکی شوخیان

عمر بھر کی جانفشانی خاک مین سب ملگئی — اوسکے بدلے مین ملی ہین سیکڑون رسوائیان

دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے — بندگی مین رات دن جو جو اٹھائین سختیان

کیا خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائیگا — میری محنت کے ثمر ہونگے نصیبِ دشمنان

تجھ سے ہی فریاد میری اے خدائے ذوالجلال — جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان

انبیا کے واسطے اور اولیا کے واسطے — اور صحابہ کے تصدق مین جو ہین باعز و شان

آلِ احمد کے طفیل اور سب امامون کے طفیل — شاہ کو مسرور رکھ اور شاد کو رکھ شادمان

ہو کشاکش سے ضمیمِ خستہ دل کو بھی نجات — اور مولف ہون تمنائے دلی پر کامران

قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا — واہ واہ کیا بات ہے اے باکمالِ نکتہ دان